ہفت روزہ

لاہور

# ندائے خلافت

12

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
33واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

8 تا 14 رمضان المبارک 1445ھ / 19 تا 25 مارچ 2024ء


## عورت مارچ کی حقیقت

8 مارچ کو عورت مارچ کا انعقاد کیا گیا۔ عورتوں نے سڑکوں پر بڑے بڑے بینر لہرائے اور مظاہرے کیے جن میں سب کچھ تھا لیکن نہ تو پاکستان میں قید و بند کی شکار خواتین سیاسی ورکرز کا ذکر کیا گیا اور نہ ہی غزہ کی مظلوم خواتین کے لیے آواز اٹھانا ان کے ایجنڈے میں شامل تھا جن کے سہاگ غاصب اسرائیلی فوج کے ظلم و جبر کی وجہ سے اُجڑ رہے ہیں۔ ان کے لختِ جگر ان کی نگاہوں کے سامنے شہید ہو رہے ہیں، بے گھر اور بے سروسامان خواتین آج غزہ میں کھلے آسمان تلے اُمت مسلمہ کی خواتین سے ہمدردی کے دو بول سننے کی منتظر ہیں۔ لیکن ان کے لیے آواز اٹھانا عورت مارچ میں شریک خواتین کی ترجیح نہ تھی اس کا واضح مطلب ہے کہ 8 مارچ کو خواتین مارچ کے نام سے جو کچھ کیا جاتا ہے، اس کا تعلق خواتین کے حقوق سے، اُن کی تکالیف اور حقیقی دکھ درد سے نہیں ہوتا بلکہ اصل ایجنڈا بازاروں میں سرعام ناچنا اور پاکستانی معاشرے کی گھریلو زندگی میں بگاڑ پیدا کرنا ہے۔ مرد اور عورت جنہیں گاڑی کے دو پہیے کہا جاتا ہے، وہ اگر اپنے اپنے فرائض باہمی تعاون اور ذہنی ہم آہنگی سے ادا کریں تو ایک اچھے معاشرے کی بنیاد بنتی ہے جبکہ 8 مارچ کو ہونے والی سرگرمیاں درحقیقت ہمارے معاشرتی نظام کو تہ و بالا کرنے کی سازش کا حصہ ہیں۔

**غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 164 دن گزر چکے ہیں!**
**کل شہادتیں: 32000 سے زائد، جن میں بچے: 13000،**
**عورتیں: 10000 (تقریباً)۔ زخمی: 80000 سے زائد**

## اس شمارے میں


- ماہِ رمضان المبارک کی آمد......
- والدین کے حقوق اور رمضان کا پیغام
- امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رمضان المبارک
- خلافت عثمانیہ کے خاتمے اور عالم اسلام کے زوال کے 100 سال
- زرہ مری صبر، عزم خنجر
- رمضان اور اس کے تقاضے

# حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قبطی کی موت

سورۃ القصص — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 14، 15

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ دَخَلَ الۡمَدِیۡنَۃَ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ اَہۡلِہَا فَوَجَدَ فِیۡہَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ٭۫ ہٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِہٖ وَ ہٰذَا مِنۡ عَدُوِّہٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَہُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّہٖ ۙ فَوَکَزَہٗ مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡہِ ٭۫ قَالَ ہٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾

**آیت ۱۴:** ﴿وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَاسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ﴾ ’’اور جب موسیٰؑ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور ہر لحاظ سے توانا ہو گیا تو ہم نے اُسے حکم اور علم عطا فرمایا۔‘‘

یعنی جب آپؑ کے ظاہری اور باطنی قویٰ پورے اعتدال کے ساتھ استوار ہو گئے اور آپؑ پختگی کی عمر کو پہنچ گئے تو آپؑ کو خصوصی علم و حکمت سے نوازا گیا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے نبوت مراد ہے‘ مگر عمومی رائے یہی ہے کہ نبوت آپؑ کو بعد میں ملی۔

﴿وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾﴾ ’’اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔‘‘

**آیت ۱۵:** ﴿وَدَخَلَ الۡمَدِیۡنَۃَ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ اَہۡلِہَا﴾ ’’اور (ایک روز) وہ شہر میں داخل ہوا ایسے وقت جبکہ اس کے باسی غفلت میں (پڑے سو رہے) تھے‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام شاہی محل میں رہتے تھے اور عام طور پر شاہی محلات عام شہری آبادی سے الگ علاقے میں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ کے شہر میں آنے کا یہاں خصوصی انداز میں ذکر ہوا ہے۔ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَۃٍ کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو آپؑ علی الصبح شہر میں آئے ہوں گے جب لوگ ابھی نیند سے بیدار نہیں ہوئے تھے یا پھر وہ دوپہر کو قیلولے کا وقت تھا۔

﴿فَوَجَدَ فِیۡہَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ٭۫﴾ ’’تو اُس نے وہاں پایا دو اشخاص کو آپس میں لڑتے ہوئے‘‘

﴿ہٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِہٖ وَہٰذَا مِنۡ عَدُوِّہٖ ۚ﴾ ’’ایک اُس کی اپنی قوم میں سے تھا اور دوسرا اُس کے دشمنوں میں سے۔‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں شہر میں ایک اسرائیلی اور ایک قبطی کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا۔

﴿فَاسۡتَغَاثَہُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّہٖ ۙ﴾ ’’تو مدد مانگی موسیٰؑ سے اُس نے جو اُس کی قوم میں سے تھا اُس کے خلاف جو اُس کی دشمن قوم سے تھا‘‘

﴿فَوَکَزَہٗ مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡہِ ٭۫﴾ ’’تو موسیٰؑ نے اُس کو ایک مکا رسید کیا اور اس کا کام تمام کر دیا‘‘

﴿قَالَ ہٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾﴾ ’’(یہ دیکھتے ہی) وہ پکار اٹھا کہ یہ تو شیطان کا عمل ہے۔ یقیناً وہ دشمن ہے‘ کھلا گمراہ کرنے والا۔‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نیت تو قتل کرنے کی نہیں تھی لیکن اتفاق سے ضرب زیادہ شدید تھی اور وہ شخص مر گیا۔ یہ حرکت سرزد ہوتے ہی آپؑ کو فوراً احساس ہوا کہ یہ مجھ سے شیطانی کام صادر ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔

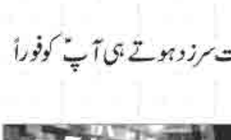

درس حدیث

# روزے کی فضیلت

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ الۡخُدۡرِیِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا مِنۡ عَبۡدٍ یَّصُوۡمُ یَوۡمًا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الۡیَوۡمِ وَجۡہَہٗ عَنِ النَّارِ سَبۡعِیۡنَ خَرِیۡفًا)) (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو محض اللہ کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے گا‘ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے روزہ کی وجہ سے اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کے بقدر دور کر دے گا۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
# ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیمِ اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
8 تا 14 رمضان المبارک 1445ھ جلد 33
19 تا 25 مارچ 2024ء شمارہ 12
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: (042) 35473375-78
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
حافظ عاکف سعید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# ماہ رمضان المبارک کی آمد......ضروری ذہنی تیاری!

نوٹ: سابق امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ نے یہ اداریہ 2015ء میں لکھا تھا جو اگرچہ رمضان المبارک کی آمد اور اُس کے لیے ضروری ذہنی تیاری کے حوالے سے لکھا گیا تھا لیکن تذکیری اور تنظیمی نقطہ نظر سے انتہائی مؤثر ہونے کی بنا پر بطور قندِ مکرر شائع کیا جارہا ہے۔

تنظیم اسلامی تمام دینی تحریکات میں اس اعتبار سے ممیز ہے کہ اس کی اٹھان ''تحریک رجوع الی القرآن'' کے ذریعے ہوئی۔ اس کے بانی اور موسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کا آج بھی بنیادی تعارف عوام الناس میں ایک عظیم ''مدرس قرآن'' اور داعی الی القرآن'' ہی کا ہے اور بفضلہ تعالیٰ تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے پلیٹ فارم سے قرآن کی ابدی ہدایت اور اس کے انقلاب آفریں پیغام کو موثر انداز میں عام کیا جارہا ہے۔ اس اعتبار سے ہمارے احباب و رفقاء کے لیے رمضان المبارک کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔ حدیث رسول ﷺ میں بھی رمضان اور قرآن کے تعلق کو بہت اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم ﷺ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ جبریلؑ رمضان کی ہر شب آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ﷺ اُنؑ کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری) رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صلحائے امت کا یہ معمول ملتا ہے کہ ماہ رمضان کی آمد سے دو ماہ قبل ہی اس کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔ چنانچہ جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو رسول ﷺ ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے: (اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ) (مسند احمد) ''اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا''۔ پس رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ خود کو ذہناً و قلباً تیار کریں۔ اس کام کے لیے بہترین ذریعہ وہ احادیثِ مبارکہ ہیں جو فضائلِ رمضان کے عنوان سے مجموعہ احادیث میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ہر اہم کام کرنے سے قبل اُس کی بابت ضروری علم کا حصول بھی ضروری ہے۔ چنانچہ عبادات کے حوالے سے بھی ناگزیر اُمور کا علم حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ اُنہیں صحیح شکل اور روح کے ساتھ ادا کیا جاسکے۔ لہٰذا ماہ رمضان سے متصلاً قبل اور دوران، روزے کے مسائل کا علم حاصل ہونا بھی ضروری ہے تاکہ مفسدات و مکروہات سے بچا جاسکے اور آداب و شرائط کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ اس ضمن میں علمائے کرام اور مدرسین قرآن سے حصول رہنمائی کے ساتھ ساتھ مستند کتب مثلاً آسان فقہ، بلوغ المرام، ریاض الصالحین اور معارف الحدیث وغیرہ کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ ذہنی تیاری میں یہ بات بھی اہم ہے کہ رفقاء و احباب قبل از رمضان ہی اس مہینہ کے معمولات کا تعین کریں۔ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات و دینی مشاغل کے لیے فارغ کرنے کی کوشش کی جائے۔ لایعنی اُمور سے مکمل اجتناب کا عزم ہو۔ ماہ رمضان المبارک کی دو خصوصی عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام شامل ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں سفارش کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں

نے اس بندے کو دن میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما- اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہو جائے گی"۔

ماہ رمضان المبارک کے دوران ہمیں روزہ رکھنے کے ساتھ جن امور کا اہتمام کرنا ہے ان میں فہم و تلاوتِ قرآن کا اہتمام سرفہرست ہے۔ مزید برآں روزہ افطار کروانا، سحری کو معمول بنانا، آخری عشرے میں اعتکاف کرنا، لیلۃ القدر کی تلاش، اعمال صالحہ پر خصوصی توجہ اور مناجات کی کثرت شامل ہیں۔

سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں رمضان المبارک صرف انفرادی برکتیں اور حصول ثواب کے مواقع ہی نہیں لاتا تھا بلکہ میدان کارزار میں حق و باطل کی کشاکش بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس ماہِ مبارک میں بھی جاری رہتی تھی۔ چنانچہ غزوۂ بدر جسے اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان (یعنی حق و باطل میں فرق کر دینے والا دن) قرار دیا، رمضان المبارک 2 ہجری میں پیش آیا، جس میں فتح عظیم نے جزیرہ نمائے عرب کی مرکزی بستی یعنی مکہ مکرمہ پر مسلمانوں کے قبضہ کی راہ ہموار کی۔ 8ھ میں مکہ فتح ہوا اور اس طرح سرزمین عرب پر غلبۂ دین حق کی صورت میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے "تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا" کے انداز میں اُس وقت کی معلوم دنیا کے ایک بڑے حصہ پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا، جس کے نتیجے میں انسانیت کو بڑے پیمانے پر کامل عدل و انصاف' خوشحالی اور امن و امان نصیب ہوا۔ اور پھر کم و بیش آٹھ صدیوں تک سلطنت اسلامیہ کو دنیا کی واحد سپریم پاور کی حیثیت حاصل رہی۔ آج بدقسمتی سے دنیا بھر میں ستاون اسلامی ممالک ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی حقیقی اسلامی فلاحی ریاست کا روپ نہ دھار سکی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا بھر میں موجود تمام 57 اسلامی ممالک اور پونے دو ارب مسلمان ذلت اور نکبت کا شکار ہیں۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء کو رمضان المبارک کے حوالے سے سیرت کے اس پہلو کو خصوصی طور پر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہمیں دن کے روزے اور رات کو قرآن کی برکھا برسنے سے جو روحانی قوت حاصل ہو اس میں ہم اپنے اس عزم کو تازہ کریں کہ ہمیں پاکستان میں اقامت دین کی جدوجہد کو تیز تر کرنا ہے۔ ہمیں اپنی مالی اور جسمانی توانائیاں جس قدر ممکن ہو سکے اس کام اور اس کے تقاضوں کی ادائیگی پر لگانا ہوں گی۔ ہمیں رمضان کی راتوں خصوصاً شب قدر میں انفرادی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کرنا ہوگی کہ اے اللہ مجھے اس دینی فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہمت اور توفیق عطا فرما! اے اللہ میرے لیے ایسے اسباب اور آسانیاں پیدا فرما کہ میں اپنا تن من دھن وطن عزیز میں اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام و نفاذ کے لیے کھپا دوں تا کہ دنیا بھر میں رحمۃٌ للعالمین ﷺ کے لائے ہوئے نظامِ خلافت کے قیام کی بنیاد مہیا ہو سکے۔

اجتماعی سطح پر اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے تنظیم اسلامی نے منہاج نبویؐ کی روشنی میں اپنے لیے جو طریقہ کار اور منہج اختیار کیا ہے اُس کی رو سے مراحل انقلاب میں سے دعوت، تربیت، تنظیم اور صبر محض کے مراحل اس وقت ہمیں درپیش ہیں۔ الحمدللہ کہ تنظیم کے تحت پاکستان کے بہت سے شہروں میں ماہ رمضان المبارک میں منعقد ہونے والی دورۂ ترجمۂ قرآن کی محافل ہمیں اس حوالے سے کام کرنے اور ان تنظیمی تقاضوں کی ادائیگی کا بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔ چنانچہ اپنے احباب واقرباء کو ان محافل میں شرکت کی دعوت دینا اور خود بھی ان محافل میں شرکت کر کے قرآن مجید کی آیات کے ذریعہ اپنا ذاتی تربیت وتزکیہ کرنا، ان محافل کے ضمن میں انتظامی امور میں بھاگ دوڑ کرنا، نظم وضبط کی پابندی کرنا، مسلسل 30 دن تک صبر واستقامت کے ساتھ ان محافل کے انعقاد کو یقینی بنانا وغیرہ، یہ سب کام نہ صرف یہ کہ ہماری بنیادی دعوت کے فروغ کا بہت اہم اور مؤثر ذریعہ ہیں، بلکہ "جہاد بالقرآن" کا حصہ بھی ہیں۔

انفاق کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ ایک ہوتا ہے فرض انفاق یعنی زکوۃ ----- اور دوسرا ہے نفلی انفاق۔ اکثر افراد کا معمول ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اس فریضے کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ نفلی انفاق کی مزید دو اقسام ہیں: ایک یہ کہ اپنا مال اللہ کی مخلوق پر خرچ کیا جائے، جسے عرفِ عام میں صدقات وخیرات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جسے قرآن جہاد بالمال اور انفاق فی سبیل اللہ قرار دیتا ہے یعنی اللہ کے دین کی اقامت اور سربلندی کی جدوجہد میں اور قرآن حکیم کے ابدی پیغام یا دینی علوم وافکار کی نشر واشاعت کے لیے اپنا مال خرچ کرنا۔ اس دوسری قسم کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ذمہ قرض سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کا اجر بھی بے حدوحساب ہے۔

حضرت ابن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں سخاوت کا حال یوں بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان میں آپ ﷺ کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی۔ جبریل علیہ السلام بالعموم رمضان کی ہر شب آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے، پس جب رسول اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے تو آپ ﷺ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔"

ربّ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک کی ساعتوں سے بھرپور طور پر بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو کچھ سطور بالا میں عرض کیا گیا اس پر ہم سب کو خلوص واخلاص کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

# والدین کے حقوق اور رمضان کا پیغام

**مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے 08 مارچ 2024ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص**

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد

آج ان شاء اللہ ہم سورہ احقاف کی آیت 15 کی روشنی میں والدین کے حقوق کا مطالعہ کریں گے۔ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ گزشتہ جمعہ کو میری والدہ کا جنازہ کراچی میں تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے تھے کہ میں تمہیں بھی اور اپنے آپ کو بھی اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اسی پس منظر میں آج خواہش تھی کہ والدین کے حقوق کے متعلق بیان ہو، جن کے والدین چلے گئے ہیں ان کے لیے کیا کرنا چاہیے، اس پر بھی توجہ رہے اور جن کے حیات ہیں وہ ان کی قدر کریں اور خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اسی کے ساتھ سورۃ البقرہ کی آیت 185 کی روشنی میں روزہ اور قرآن کا تعلق بھی بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ

## والدین کے حقوق

سورۃ الاحقاف کی آیت 15 میں فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ط﴾

''اور ہم نے تاکید کی انسان کو اُس کے والدین کے بارے میں حسنِ سلوک کی۔''

قرآن حکیم میں کم از کم پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کو بیان فرمایا ہے۔ ہاں جب محبت اور اطاعت کی بات آئے گی تو سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے بعد اس کے رسول ﷺ سے محبت ہوگی اور ان کی اطاعت کی جائے گی۔ یہ اصولی بات ہے۔ البتہ جب حقوق کی بات آئے گی، خدمت اور حسن سلوک کی بات آئے گی تو اللہ تعالیٰ کے بعد والدین کے حقوق ہیں۔ البتہ بیوی کے لیے اللہ کے بعد شوہر کے حقوق ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ جس بیوی سے اس کا شوہر راضی ہو جائے اللہ اسے اختیار دے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ باقی سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کو بیان فرمایا اور ان سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس تعلق سے climax سورہ بنی اسرائیل کی آیات 23 اور 24 ہیں۔

وہاں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اگر پہنچ جائیں تمہارے پاس بڑھاپے کو ان میں سے کوئی ایک یا دونوں' تو انہیں اُف تک مت کہو اور نہ انہیں جھڑکو' اور ان سے بات کرو نرمی کے ساتھ۔ اور جھکائے رکھو ان کے سامنے اپنے بازو عاجزی اور نیاز مندی سے' اور دعا

**مرتب: ابوابراھیم**

کرتے رہو: اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

عربی زبان میں اُف تک نہ کہنے کے معنی ہیں کہ ناگواری کا ہلکا سا اظہار بھی والدین کے سامنے نہ ہو۔ مفسرین نے لکھا کبھی ہم چھوٹے تھے تو والدین خصوصاً والدہ ہمارے گندے کپڑوں کو صاف کرتی تھی، ہمارے جسم کی گندگی صاف کرتی تھی، وہ تو منہ پر ماسک نہیں چڑھاتی تھی اور نہ ہی ناگواری کا اظہار کرتی تھی۔ اگر کبھی تمہیں ماں باپ کی اس کیفیت کو برداشت کرنا پڑ جائے تو چہرے پر ناگواری کا کوئی اثر بھی نہ آئے۔ اُف بھی نہ کہنا، نہ اُنہیں جھڑکنا بلکہ ان سے نرمی سے بات کرنا۔ اپنے کندھوں کو عاجزی اور شفقت کے ساتھ ان کے سامنے جھکائے رکھنا۔ جیسے کہ غلام آقا کے سامنے کھڑا ہو۔ یہ نہیں کہ باپ نے تو ماسٹرز کیا تھا میں پی ایچ ڈی ہوں، باپ نے تو بس بیس پچیس ہزار روپے ماہانہ کمایا، میں ڈھائی لاکھ ماہانہ کما رہا ہوں۔ نہیں بلکہ ان کے سامنے عاجزی سے کندھے جھکائے رکھے۔ یہ سارا کچھ کرنے کے بعد اولاد والدین کا احسان چکا نہیں سکتی۔ اس کے بعد بھی تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے دعا کرتے رہیں۔ اے میرے رب! میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے شفقت اور رحم کے ساتھ میری پرورش کی تھی۔ ماں باپ حیات ہوں تب بھی اللہ کی رحمت کے محتاج ہیں اور دنیا سے چلے جائیں تو تب بھی اللہ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ ان کے لیے دعا اور صدقہ جاریہ والے کام کرتے رہیں۔ سورۃ الاحقاف میں آگے ارشاد فرمایا: ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط﴾ (الاحقاف:15) ''اُس کی ماں نے اُسے اٹھائے رکھا (پیٹ میں) تکلیف جھیل کر اور اُسے جنا تکلیف کے ساتھ۔''

حالت حمل کی مشقت اٹھانا آسان نہیں ہے اور اس کے بعد بچے کو جنم دینے کی مشقت سے گزرنا بھی آسان نہیں ہے، یہ سارا رول ماں ادا کرتی ہے۔ بے شک باپ کا رُتبہ بڑا ہے، لیکن اولاد کے لیے یہ تکلیف اُٹھانا ماں کا خاصا ہے۔ آگے فرمایا: ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط﴾ (الاحقاف: 15) ''اور اُس کا یہ حمل اور دودھ چھڑانا ہے (لگ بھگ) تیس مہینے میں۔''

ان تکالیف سے گزرنے کا باپ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ یہ ماں کا ہی خاصہ ہے۔ اسی لیے ماں کا رُتبہ خاص ہے۔ ایک صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسن کا سب سے بڑھ کر مستحق کون ہے، فرمایا: ''تمہاری ماں'' صحابی نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا:

"تمہاری ماں۔" صحابی نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ بھی فرمایا: "تمہاری ماں۔" چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا باپ۔"

گھر کی سربراہی اگرچہ باپ کو دی گئی ہے۔ گھر کا نظام چلانے کے لیے اتھارٹی باپ ہے کیونکہ کفالت کی ذمہ داری اس کے سر ہے۔ مگر حسن سلوک کی بات آئے گی تو ماں تین درجے پہلے ہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت تمہاری ماں کے قدموں کے پاس ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: تمہارے ماں باپ تمہاری جنت بھی ہیں اور تمہاری جہنم بھی ہیں۔ کیا مراد ہے؟ ان کی خدمت سے جنت مل سکتی ہے لیکن ان کی بے ادبی اور نافرمانی جہنم میں جانے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے خود فرمایا: "ہلاک ہو جائے وہ شخص کہ جس کے سامنے اس کے ایک یا دونوں ماں باپ بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ خدمت کر کے جنت نہ کما سکے۔"

دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ منبر کی سیڑھیوں پر قدم رکھ رہے ہیں اور ہر سیڑھی پر آمین کہتے ہیں۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا: حضور ﷺ! یہ کیا ماجرا تھا؟ فرمایا: جبرائیل آئے اور کہنے لگے جو شخص رمضان کا مہینہ پالے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے، میں نے کہا: آمین، پھر جبرائیلؑ نے کہا جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پالے، پھر (ان کی نافرمانی کر کے جہنم میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے، میں نے کہا: آمین۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے پھر وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے، میں نے کہا: آمین۔

اندازہ کیجیے فرشتوں کے سردار کی بددعا ہو اور آمین کہنے والے حضور ﷺ تو وہ بددعا قبول کیوں نہ ہوگی؟ اسی طرح ایک صاحب حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے بڑا گناہ ہو گیا۔ فرمایا: تمہاری ماں ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: تمہاری خالہ ہے؟ فرمایا: ہاں، فرمایا: جاؤ خالہ کی خدمت کرو۔ اس سے یہ رہنمائی اخذ ہوتی ہے کہ اگر ماں دنیا سے چلی جائے تو خالہ کی خدمت کر کے اللہ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اگر باپ دنیا سے چلا جائے تو بڑے بھائی کی خدمت کرو۔ اگر چچا ہے تو اس کی خدمت کرو۔ پھر اس کے ذیل میں لکھا کہ باپ کے دوست ہوں گے، ماں کی سہیلیاں ہوں گی، ان کی خدمت کرو۔ والدین کے جانے کے بعد ان کا حق ادا کرنے کا ایک راستہ یہ بھی بتایا گیا۔ پھر حدیث میں آتا ہے کہ کوئی اگر اپنے والدین کی طرف سے حج ادا کردے تو ان کا درجہ بلند ہوگا اور اس کو بھی خدمت کا اجر ملے گا۔ احادیث میں آتا ہے کہ اگر ماں باپ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا تھا تو پورا کرلو، کوئی قرض رہ گیا تھا تو اس کو ادا کردو، یہ بھی خدمت ہے۔ پھر اس کے ذیل میں لکھا ہے کہ اگر ماں باپ کسی بچے سے محبت کرتے تھے تو تم بھی اس سے محبت کرو، وہ اگر کسی کی مدد کرتے تھے تو تم بھی اس کی مدد کرو، وہ کسی پودے کو پانی دیتے تھے تو تم بھی اس کو پانی دینا شروع کردو۔ سب سے بڑی بات کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال بند کر دیا جاتا ہے۔ سوائے تین کاموں کے جن کا اجر اس کو ملتا ہے۔ 1۔ صدقہ جاریہ۔ یعنی ایسے امور سرانجام دینا جن کا اجر مستقل طور پر ملتا رہے، جیسے مسجد، مدرسہ بنا دینا، درخت لگا دینا، پانی کا کنواں بنوا دینا یا کفالت کا کوئی کام جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا رہے۔ 2۔ وہ علم جو دوسروں کو سکھایا اور دوسرے اس سے مسلسل فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ 3۔ نیک اولاد جو ماں باپ کے لیے دعا کرے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اولاد والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے تو ان کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ان کو بتایا جاتا ہے کہ اولاد نے ان کے لیے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن کے والدین چلے گئے ہیں ان کے لیے صدقہ جاریہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین!

## رمضان المبارک کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ یہ بات بارہا ہم پڑھتے ہیں اور ہر نماز کی ہر رکعت میں اقرار بھی کرتے ہیں: ﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ﴾

"(اے پروردگار) ہم تیرے ہی عبادت کرتے ہیں۔"

یہ عبادت چوبیس گھنٹے مطلوب ہے، صرف جمعہ کے دن یا پنج وقتہ نماز میں یا صرف رمضان میں مطلوب نہیں ہے۔ البتہ ہم بھول جاتے ہیں یا کچھ رکاوٹیں آجاتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اللہ نے بڑی بڑی عبادات ہمیں عطا فرمائیں جن کو modes of worship کہتے ہیں۔ مثلاً نماز کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہر چند گھنٹوں بعد ہمیں اللہ کے حضور لا کر کھڑا کر دیتی ہے اور ہمیں یاد آتا ہے کہ: ﴿مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝﴾

اللہ بدلے کے دن کا مالک بھی ہے۔ اس دن کی سرخروئی کے لیے ہم پھر اللہ سے دعا مانگتے ہیں:

﴿اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝﴾

اسی طرح زکوٰۃ ہے۔ انسان کو مال سے بڑی محبت ہوتی ہے لیکن جب اللہ کی رضا کے لیے اس میں سے نکالے گا تو مال کی محبت کم ہوگی۔ صرف زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ اللہ کے نام پر تھوڑا بہت ہر بندہ خرچ کر سکتا ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو اللہ کی راہ اور آخرت سے لگاؤ بڑھے گا۔ اسی طرح روزہ بھی عبادت ہے جو انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ تقویٰ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے اور اللہ کے قریب کرتا ہے۔

## تزکیہ نفس

نفس برائی کی طرف انسان کو اُکساتا ہے۔ جیسے فرمایا:

﴿لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ﴾ (یوسف:53)

"(انسان کا) نفس تو برائی ہی کا حکم دیتا ہے"

روزہ انسان کو سکھاتا ہے کہ نفس کی بات نہیں ماننی بلکہ اللہ کی بات ماننی ہے۔ آج دجالی فتنے عام ہیں انسان خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں، میرا جسم میری مرضی کے نعرے لگتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان بغاوت ہے۔ روزہ انسان کو سکھاتا ہے کہ تمہارے جسم پر تمہاری نہیں بلکہ اللہ کی مرضی چلے گی۔ بھوک پیاس لگتی ہے، نفس کھانا پینا چاہتا ہے مگر روزہ کہتا ہے نہیں۔ جب تک اللہ کا حکم نہیں آجاتا تم کھا سکتے ہو نہ پی سکتے ہو۔ روزہ نفس کو کنٹرول کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ورنہ یہ نفس انسان کو بہت بڑی گمراہی میں ڈال سکتا ہے۔ جیسے قرآن کہتا ہے: ﴿اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ ط﴾ (الفرقان:43) "کیا تم نے دیکھا اُس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟" روزے کے ذریعے اللہ اپنے نفس کو کنٹرول کرنے کی مشق کرواتا ہے۔ حج جامع العبادات ہے۔ اس میں نماز کی طرح اللہ کا ذکر بھی ہے، زکوٰۃ کی طرح مال کا خرچ بھی ہے، روزے کی طرح مشقت بھی ہے۔

یہ بڑی عبادات اللہ کی بندگی کے راستے میں موجود رکاوٹوں کو دور کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کو محض بھوکا پیاسا نہیں رکھنا چاہتا۔ حدیث میں آیا کتنے روزے دار ایسے ہیں جن کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ حلال چھوڑ دیا حرام نہیں چھوڑتے، جھوٹ بھی چل رہا ہے، غیبت بھی

چل رہی ہے، ملاوٹ بھی چل رہی ہے، پی ایس ایل کا ہلہ گلہ بھی چل رہا ہے، نیٹ فلیکس پر فلمیں بھی چل رہی ہیں، سوشل میڈیا دھڑا دھڑ چل رہا ہے، روزہ رکھ کر یہ سب چل رہا ہے تو پھر روزہ نہ ہوا، صرف بھوک پیاس کا نام روزہ نہیں ہے۔

## روح کی بیداری

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو جسم بھی دیا ہے، روح بھی دی ہے، جسم تو مٹی میں چلا جائے گا، اصل چیز روح ہے جو باقی رہتی ہے۔ مگر آج اس قدر مادہ پرستی کا دور ہے کہ بس جسم پر ہی فوکس ہے۔ روح کہیں اندر ہی اندر دب چکی ہے۔ روزے کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں ہم اپنی روح کو بیدار کر پاتے ہیں۔ بھوکے پیاسے رہتے ہیں، جسم کمزور پڑتا ہے تو روح کو انگڑائی لینے کا موقع ملتا ہے۔ روح میں اللہ سے ملاقات کی، اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تڑپ ہے، طلب ہے۔ روزہ فرض ہو یا نفل، آدمی کی کیفیت تھوڑی بدلتی ہے، ذکر کا دل چاہتا ہے، نماز کا دل چاہتا ہے، خیر کی طرف دل بڑھتا ہے۔ سال بھر کا بے نمازی نماز کی طرف آ جاتا ہے۔ اسی لیے روزے کا ایک بہت بڑا حاصل یہ بتایا گیا، حدیث قدسی میں اللہ فرماتا ہے:

((الصوم لی وانا اجزی بہ)) ''یہ روزہ میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔''

اللہ کہتا ہے کہ میں خود روزہ دار کو مل جاؤں گا۔ مگر وہ روزہ جس میں انسان اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے، نافرمانیوں سے بچائے، روح کو بیدار کر کے قرآن سے اُس کو جوڑے۔ بہر حال روح کی بیداری روزے کا بہت بڑا حاصل ہے جس کے نتیجہ میں خدا بندے کو مل سکتا ہے۔

## مجاہدانہ تربیت

یہ جو رمضان کا مہینہ ہے یہ محض ایک مشقت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک مجاہدانہ تربیت سے گزار رہا ہے۔ عرب جب اپنے گھوڑوں کو جنگ کے لیے تیار کرتے تھے تو انہیں بھوکا پیاسا رکھتے تھے، تیز آندھیوں میں ان کا رُخ آندھی کی طرف کر کے کھڑا کر دیتے تھے تاکہ ان میں قوت برداشت بڑھے، اس تربیت کو وہ صوم کہتے تھے۔ قرآن مجید میں لفظ صیام آیا ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ (البقرۃ:183)

''تم پر بھی روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ایک مہینہ مجھے اور آپ کو سخت مشقت سے گزار کر میدان میں اُتارنا چاہتا ہے، کیوں ہم عام انسان نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے امتی ہیں۔ اللہ نے ساری انسانیت کے لیے کھڑا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اُمت وسط بنایا ہے کہ تم انسانوں پر اللہ کے دین کی گواہی دو گے اور رسول اللہ ﷺ تم پر اللہ کے دین کی گواہی دیں گے۔ ہمیں انسانیت کے لیے کھڑا کیا گیا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 153 میں فرمایا:

﴿ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ﴾ ''صبر اور نماز سے مدد چاہو۔''

اللہ کے دین کی گواہی پیش کرنے کے لیے مدد چاہیے وہ صبر اور نماز سے حاصل کرو۔ البقرہ کی آیت 193 میں قتال کی فرضیت کا بیان ہے:

﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾

''اور لڑو ان سے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔''

ایسے حالات جہاں اللہ کی کامل بندگی ممکن نہ ہو، کفر کا نظام ہو، شرک کا نظام ہو ان کے خلاف مسلمانوں نے جنگ کرنی ہے۔ تھوڑا آگے جا کر اللہ فرماتا ہے: ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ﴾ (البقرۃ:196) ''اور حج اور عمرہ مکمل کرو اللہ کے لیے۔''

جب تک کفار خانہ کعبہ کے منتظم تھے تو مسلمانوں کے لیے حج اور عمرہ ادا کرنا ممکن نہ تھا اس لیے پھر کفار کے خلاف جنگ کرنا پڑی تب جا کر حج اور عمرے کی عبادت کی سعادت مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔ اسی طرح جہاں باطل کا نظام ہوگا اس کے خلاف کھڑا ہونا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اس جنگ کے لیے صبر اور صلوٰۃ سے مدد حاصل کرنی ہے۔ روزہ انسان کو صبر سکھاتا ہے۔ آج اُمت کے ذمے ہے فلسطین کی آزادی، کشمیر کی آزادی، برما کے مسلمانوں کی مدد کرنا، مسجد اقصیٰ کی حفاظت کرنا۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے تربیت چاہیے اور اس کا بہت بڑا ذریعہ روزہ ہے۔ یہ رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر سرمایہ داروں کے معاشی مفادات پورے کرنے کے لیے نہیں ہے۔ یہ ناچ گانے اور کرکٹ کے لیے نہیں ہے۔ یہ رنگے برنگے کھانوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ رمضان دن کو روزہ رکھ کر رات کو موجیں اُڑانے کے لیے نہیں ہے۔ یہ مجاہدانہ تربیت اور روح کی بیداری کے لیے ہے تاکہ تم اللہ کی راہ میں کھڑے ہو سکو۔

## رمضان اور قرآن

رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس وجہ سے بھی اس کی فضیلت زیادہ ہے۔ اس میں عبادت کا ثواب بھی ستر گنا بڑھ جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس ماہ میں عشرہ رحمت بھی ہے، عشرہ مغفرت بھی ہے، جہنم سے آزادی کا عشرہ بھی ہے۔ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہیں۔ یہ ساری فضیلت اس وجہ سے ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾

(البقرۃ:185)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا''

قرآن نظام زندگی کا مکمل دستور ہے، سراپا ہدایت ہے مگر آج ہم تراویح میں سن لیں گے، ایک دفعہ تلاوت بھی کر لیں گے۔ بے شک اس کا بھی ثواب ہے مگر یہ قرآن صرف ایک مرتبہ پڑھ کر ثواب حاصل کرنے کے لیے نہیں آیا۔ یہ تو ہدایت کی کتاب ہے۔ قدر والی رات میں نازل ہوئی اور تقدیروں کو بدل دینے والی کتاب ہے۔ یہ معاشرے میں انقلاب لانے والی کتاب ہے۔ عربوں کی کایا اس نے پلٹ دی تھی۔ ان کی سوچ، فکر، عقائد، رسومات، دن اور رات کے معمولات اور آپس کے معاملات تک بدل دیے تھے، ان کا نظام معیشت، نظام سیاست اور معاشرتی نظام سب کچھ بدل دیا تھا۔ آج ہم رمضان میں پورا قرآن پڑھ اور سن لیتے ہیں لیکن نہ ہماری زندگیوں میں کوئی تبدیلی آتی ہے اور نہ معاشرے میں کوئی فرق پڑتا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہم قرآن کے پیغام کو سمجھنے اور اس سے ہدایت لینے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ محض ثواب کی نیت سے پڑھ لیا اور چاند رات آتے ہی بند کر کے سال بھر کے لیے رکھ دیا اور پھر وہی معمولات زندگی شروع ہو جاتے ہیں جن میں سب کچھ ہوتا ہے سوائے قرآن کے احکامات پر عمل کے۔ صحابہؓ قرآن کی زبان کو سمجھتے تھے، وہ رمضان میں پوری رات قرآن کے ساتھ گزارتے تھے، ان کا سب کچھ اس قرآن نے بدل دیا کیونکہ انہوں نے قرآن سے ہدایت حاصل کی تھی۔ آج بھی یہ کلام تقدیروں کو بدل سکتا ہے بشرطیکہ ہم اس سے ہدایت حاصل کریں۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1984ء سے دورہ ترجمہ قرآن شروع کیا تھا، اس کا مقصد یہی تھا کہ ہم قرآن کے پیغام کو سمجھ سکیں، اس کے احکامات کو جان سکیں۔

## رمضان کے روزے

﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۱۸۵﴾ (البقرۃ) ''اور تاکہ تم شکر کر سکو۔''

قرآن کریم کا شکرانہ ادا کرنے کے لیے اتنی مشقت والی عبادت تم پر لازم کی گئی۔ دن کو روزہ رکھو اور رات کو قرآن سنو، سمجھو اور پڑھو۔ دنیا کی ہر کتاب کو ہم نے سمجھ کر پڑھا ہے۔ بغیر سمجھے ہم دنیا کا کوئی ٹیکسٹ نہیں پڑھتے۔ اگرچہ قرآن بغیر مطلب سمجھے اور جانے بھی عبادت ہے اور مسلمان ثواب حاصل کرتا ہے لیکن سمجھ کر اور اُس کے مطلب جان کر پڑھنا سونے پر سہاگا ہے اور درحقیقت یہی مطلوب ہے لہٰذا اللہ پوچھے گا میرا قرآن ہی تمہیں بغیر سمجھ کر پڑھنے کے لیے ملا تھا، کیوں اس کو تم نے سمجھا نہیں، مانا نہیں اور عمل نہیں کیا؟ یہ رمضان آج ہمیں موقع فراہم کر رہا ہے کہ ہم قرآن کو سمجھ سکیں، اس کے احکامات کے بارے جان سکیں اور ان پر عمل شروع کر سکیں۔ تنظیم اسلامی کے تحت پاکستان بھر میں تقریباً 150 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن ہوتا ہے۔ تنظیم اسلامی کی طرف سے ایک ایپ بھی بنادی گئی ہے جس کو ڈاؤنلوڈ کرکے آپ اپنے قریب ترین مقامات کے بارے میں جان سکتے ہیں جہاں دورہ ترجمہ قرآن ہوگا اور گوگل میپ کے ذریعے اس مقام تک رسائی آپ کو ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ لائیو ٹیلی کاسٹ بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔

آج اُمت اس قدر زوال اور پستی کا شکار ہے۔ حضور نے اس کی وجہ بھی بتادی تھی:
(( حب الدنیا و کراہیۃ الموت )) دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جب ہوگا تو قومیں تم پر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں گے جیسے کھانے پر دعوت دی جاتی ہے۔ آج فلسطین میں یہی ہو رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف پورا عالم اسلام کچھ نہیں کر پارہا۔ وجہ وہی ہے کہ حب دنیا اور موت سے نفرت۔ وہ جذبہ جو کفار سے مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے وہ ایمان سے آئے گا اور ایمان قرآن سے پیدا ہوگا۔ فرمایا:
﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾
(الانفال:2) ’’جب انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوجاتا ہے۔‘‘
اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن سے ہدایت حاصل کرنے اور اپنے اندر ایمان کو تازہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

۞۞۞

**پریس ریلیز 15 مارچ 2024ء**

## مسجدِ اقصیٰ کی بندش کے خلاف کوئی عملی قدم نہ اٹھانا امتِ مسلمہ کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے

### شجاع الدین شیخ

مسجدِ اقصیٰ کی بندش کے خلاف کوئی عملی قدم نہ اٹھانا امتِ مسلمہ کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل نے اس سال رمضان المبارک کے آغاز سے ہی مسجدِ اقصیٰ میں فلسطینی مسلمانوں کے داخلہ پر سخت پابندیاں عائد کردی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں غاصب اسرائیلی فوج اور صہیونی آبادکار مسجدِ اقصیٰ پر دھاوا بول کر مسلمانوں کے قبلۂ اول کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں موجود بوڑھوں، عورتوں اور بچوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔ مسجدِ اقصیٰ کے دروازے فلسطینی نوجوانوں پر بند کردیے جاتے ہیں اور احتجاج کرنے پر اُنہیں گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ غزہ پر ساڑھے پانچ ماہ سے جاری اسرائیل کی وحشیانہ بمباری نے صہیونی ریاست کا اصل مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کردیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل، فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے اور اُسے امریکہ اور یورپ کی مکمل معاونت حاصل ہے۔ لیکن اُن ملکوں کی عوام نے اسرائیل کے فلسطینیوں پر بے تحاشا ظلم کو بُری طرح مسترد کردیا ہے اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم بھی اپنی حکومتوں کی اسرائیل نوازی کے خلاف سڑکوں پر ہیں۔ لیکن انتہائی دکھ اور شرم کا مقام ہے کہ غزہ کے مسلمانوں کے تحفظ، مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور اسرائیلی جارحیت کو روکنے کے لیے مسلمان ممالک کے حکمران بالکل آمادہ نظر نہیں آتے ہیں اور عوام کی بھی حالت یہ ہے کہ اکثریت میلوں ٹھیلوں میں مگن ہے اور کسی مسلم ملک میں اسرائیل کے خلاف بڑا مظاہرہ دیکھنے میں نہیں آرہا۔ اُنہوں نے زور دے کر کہا کہ اگرچہ امتِ مسلمہ بحیثیت مجموعی اس وقت کمزوری اور ضعف کا شکار ہے اور بعض وجوہات کی بنا پر مایوسی بھی طاری ہے۔ لیکن اسرائیل کے جارحانہ عزائم کو ناکام بنانا ناممکن نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جرأت ایمانی اور اخوتِ اسلامی کے تحت مسلمان ممالک متحد ہوکر اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں اور بہنوں کی عملی مدد کے لیے میدان میں آئیں۔ اسرائیل اور اُس کے معاونین کے خلاف تمام تجارتی اور سفارتی ذرائع کا بھی بھرپور استعمال کیا جائے۔ پھر یہ کہ او آئی سی کے مینڈیٹ کے مطابق فلسطینی مسلمانوں کی عسکری اور فوجی مدد بھی کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ سقوطِ غزہ کا سانحہ رونما ہوگیا تو اسرائیل کا اگلا نشانہ پورا عالم عرب اور پھر دیگر مسلمان ممالک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فلسطینی مسلمانوں کی نصرت فرمائے اور امتِ مسلمہ کو غیرتِ ایمانی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

## امیرِ تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

### (29 فروری تا 6 مارچ 2024ء)

جمعرات (29-فروری) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ سمع و بصر اور نظامت سے میٹنگز کیں۔ والدہ صاحبہ کی رحلت کی بنا پر کراچی واپس جانا پڑا۔ ان کا جمعہ کو جنازہ ہوا، جس میں رفقاء کے علاوہ کافی حضرات شریک ہوئے۔ فون پر سراج الحق صاحب، فرید پراچہ صاحب، مصطفیٰ کمال اور مفتی زبیر وغیرہ نے تعزیت کی۔

منگل (05-مارچ) کو عسکری 4 کی مسجد میں ’’استقبالِ رمضان‘‘ کے حوالے سے خطاب کیا۔

بدھ (06-مارچ) کو کراچی یونیورسٹی کے تحت ’’استقبالِ رمضان‘‘ کے پروگرام میں گفتگو کی۔

دورۂ ترجمہ قرآن کے حوالے سے QTV کے لیے ریکارڈنگ کا سلسلہ جاری ہے۔

نائب امیر سے آن لائن مستقل رابطہ رہا۔

# امیر تنظیم اسلامی کا پیغام

## رمضان المبارک

عزیزانِ گرامی! امت مسلمہ کے زوال کی بنیادی وجہ قرآن حکیم سے دوری ہے۔ آج معاشرے کے بگاڑ کی وجہ بھی قرآن حکیم سے دوری ہے۔ پھر یہ کہ آج معاشرے میں گھناؤنے اجتماعی کردار کی بنیادی وجہ ایمان کی کمزوری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ)) (صحیح مسلم) ’’کہ اللہ تعالیٰ اسی کتاب کی بدولت بہت سی اقوام کو بلندی عطا کرے گا اور اس کے ترک کرنے کی پاداش میں بہت سی قوموں کو زوال سے دوچار کرے گا۔‘‘

اقبال نے کہا تھا: وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج ہم قرآن پاک سے دور ہیں۔ ہماری عظیم اکثریت ایسی ہے جس کو قرآن پاک کا ترجمہ نہیں آتا۔ پوری پوری زندگی گزر گئی لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ قرآن حکیم میں کیا لکھا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ قرآن کریم سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کا بہترین موقع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ:185) ’’رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔‘‘

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اسی کمی کو دور کرنے کے لیے 1984ء سے دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح کا سلسلہ شروع کیا۔ یعنی نماز تراویح کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ مختصر تشریح کے ساتھ بیان ہوگا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی زندگی میں کئی مرتبہ دورۂ ترجمہ قرآن کرانے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی اپنی زندگی میں بھی ان کے کئی شاگردوں نے اور ان کی وفات کے بعد اُن کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آج تک یہ سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انجمن خدام القرآن جو بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ہی قائم کردہ ادارہ ہے اور تنظیم اسلامی جس کے بانی بھی ڈاکٹر صاحبؒ ہیں۔ ان دونوں اداروں کے زیر اہتمام برسوں سے پاکستان بھر میں الحمدللہ ماہ رمضان میں تراویح کے ساتھ ترجمہ قرآن کی محافل کا انعقاد ہوتا ہے۔ جہاں ہر چار یا آٹھ رکعت سے قبل جتنا قرآن چار رکعت یا آٹھ رکعت میں پڑھا جائے گا اس کا ترجمہ اور تشریح مختصر انداز میں پیش کی جاتی ہے۔ پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر مکمل دورۂ ترجمہ قرآن اور مختصر تشریح کے ساتھ تراویح میں پیش کیا جا رہا ہے، الحمدللہ! تقریباً 50 مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرامز ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

الحمدللہ ہمارے بعض نوجوان ساتھیوں نے اینڈرائڈ پر اور آئی او ایس ایک سمارٹ فون ایپ بھی ڈیویلپ کر دی ہے کہ پورے پاکستان کے ان مقامات کی، جہاں یہ پروگرامز ہوں گے، اُن کی لوکیشن بھی دستیاب ہے اور دو مقامات سے لائیو ٹیلی کاسٹ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں دستیاب ہوگی۔ اس ایپ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ مزید ان تمام پروگرامز کی تفصیلات تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ: www.tanzeem.org اور قرآن اکیڈمی کی ویب سائٹ www.quranacademy.edu.pk پر بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ آج مملکتِ خداداد پاکستان میں جو بگاڑ ہے وہ ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ قرآن کہتا ہے: ﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ (الانفال:2) ’’جب انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔‘‘

ایک حدیث میں اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس امت کے زوال کی وجہ قرآن حکیم سے دوری ہے۔ آج ہم قرآن سے دوری کی وجہ سے بے بسی اور بے حسی کا شکار ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ رجوع القرآن کی محنت جو ڈاکٹر اسرارؒ نے شروع کی، دین کی دعوت جو انہوں نے شروع کی، اس دعوت میں ہم بھی حصہ بنیں۔ نہ صرف یہ کہ تنظیم کے اجتماعات میں ہم شرکت کریں بلکہ جہاں جہاں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے رفقائے کار اور ان کے شاگرد انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے تحت دورۂ ترجمہ قرآن بیان کر رہے ہیں، ان پروگرامز میں شرکت کریں۔ لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔ نزول قرآن کے اس مہینے رمضان المبارک میں قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہو۔ ہمارے ایمان کی آبیاری ہو جائے۔ ہماری روح کی بیداری اور آبیاری کا معاملہ ہو جائے۔ شب قدر کی رات میں نازل ہوئے قرآن کی بدولت جو تقدیروں کو بدل دینے والا ہے اس امت میں حقیقی تبدیلی کی طلب اور خواہش پیدا ہو جائے۔ کیا اچھا ہو اس ماہ کی مبارک کی راتوں میں ہم اپنی تقدیر بدل لیں، اس مملکتِ خداداد کی تقدیر بدل لیں اور اس امت کی تقدیر بدلنے کے لیے قرآن کریم کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ جیسے کہ حدیث میں آیا: ((خیر کم من تعلم القرآن و علمه)) (البخاری) ’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن حکیم سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو رمضان کی برکتیں عطا فرمائے۔ قرآن کریم سے تعلق کی مضبوطی عطا فرمائے۔ قرآن حکیم کا فہم اور اس کے تقاضوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام کے غلبہ کی جدوجہد کے لیے ہم سب کو قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

## طاغوتی طاقتیں چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کو تقسیم کر کے ان کی طاقت ختم کر دی جائے: خورشید انجم

## سقوطِ خلافتِ عثمانیہ کے وقت سے ہماری اشرافیہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ مغربی نظام ہی اصل نظام ہے جبکہ اسلام کے اندر جدید دور کے تقاضوں کو حل کرنے کی صلاحیت نہیں: رضاء الحق

## دشمن یہی چاہتا تھا مسلمان کچھ نہ کر سکیں اس لیے اس نے امت کو تقسیم کر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور ہر ٹکڑے پر اپنا ایک وائسرائے بٹھا دیا جو طاغوتی قوتوں کے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہا ہے: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

# خلافت عثمانیہ کے خاتمے اور عالم اسلام کے زوال کے 100 سال کے موضوع پر

### حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

مرتب: محمد رفیق چودھری

**سوال:** سلطنت عثمانیہ کے زوال کے اسباب کیا تھے؟

**رضاء الحق:** تاریخ اور فلسفۂ تاریخ کی بنیاد پر اگر ہم مسلمانوں کے عروج وزوال اور پھر مغرب کے عروج کے محرکات کا جائزہ لیں تو یہ بات بڑی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ طاقت کا توازن کس طرح مسلمانوں سے مغرب کی طرف منتقل ہوا۔ بنیادی طور پر اسلام اور مسلمانوں کو پہلا عروج تو نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں اور پھر خلافت راشدہ کے دوران حاصل ہوا۔ اس کے بعد جب ملوکیت آگئی تو اسلام کے سیاسی نظام میں اگرچہ زوال کا آغاز ہو گیا لیکن اس کے باوجود بھی اسلامی نظام کی برکت سے مسلمانوں کا عروج بڑھتا چلا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں زوال آجانے کی وجہ سے سقوط بغداد جیسے سانحات رونما ہوئے۔ لیکن پھر جیسا کہ اقبال نے کہا۔

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

وہی لوگ جنہوں نے خلافت عباسیہ کو شکست و ریخت کا شکار بنایا تھا مسلمانوں کے عروج کے دوسرے دور کا ذریعہ بنے اور خلافت عثمانیہ کا آغاز ہوا۔ اس دوران بھی اسلام مختلف علاقوں میں پھیلا لیکن بالآخر دوسرے زوال کا دور شروع ہوا اور پھر تین مارچ 1924ء کو خلافت عثمانیہ کا سقوط ہو گیا۔ تاریخ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب مسلمان سپین میں عروج پر تھے تو اس وقت پورا یورپ ڈارک ایجز میں تھا۔ سپین کی مسلم یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد یورپ کے طلبہ نے واپس جا کر یورپ کو بیدار کیا، انسانی آزادی اور حقوق کی شمع روشن ہوئی۔ لیکن صیہونیوں نے اس آزادی میں سیکولرازم کے بیج بونا شروع کر دیے جس کی وجہ سے تین تبدیلیاں یورپ میں آئیں۔ خدا کی جگہ کائنات، آخرت کی جگہ دنیا اور روح کی جگہ بدن کو اہمیت دینا شروع کر دیا۔ یورپ کے عروج کے بعد یہی اثرات عالم اسلام میں بھی پھیلنا شروع ہوئے۔ چنانچہ پھر ہمارے نظریاتی نقطہ نظر میں تبدیلی جو پہلے علمی تھی آہستہ آہستہ عملی صورت میں آنا شروع ہوئی اور مسلمانوں کا عملی طور پر یہ زوال بالآخر 1924ء میں خلافِ عثمانیہ کے خاتمے کا باعث بن گیا۔ اس کے بعد سے آج تک ہماری اشرافیہ مغرب کے نظام کو اپنا خیر خواہ سمجھتی ہے اور اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ اسلام کے اندر جدید دور کے تقاضوں کو حل کرنے کی صلاحیت نہیں۔

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** ہم آج کے دور میں سنتے چلے آرہے ہیں کہ ففتھ جنریشن وارفیئر، سائیکولوجیکل وارفیئر، ڈرٹی وارفیئر وغیرہ جاری ہیں، یہ ٹرمز تو آج ایجاد ہوئیں۔ مگر حقیقت میں جب یہود نے دیکھا کہ وہ کسی بھی طرح دنیا پر اپنا قبضہ نہیں جما سکتے تو انہوں نے 1777ء کے آس پاس ففتھ جنریشن وارفیئر کا آغاز کیا۔ جوزفین اور میری مارتھا دو خواتین تھیں جن میں سے ایک کو فرانس کے محل میں داخل کیا گیا اور دوسری (میری مارتھا) کو عثمانی حرم میں داخل کیا گیا جو عثمانی خلیفہ کی بیوی بن کر نقش دل کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسی طرح کی یہودی عورتیں آج بھی کئی مسلم حکمرانوں کے گھروں میں موجود ہیں لہٰذا نتائج وہی نکلنے والے ہیں۔ میری مارتھا نے عثمانی حرم میں پہنچنے کے بعد چوکیدار سے لے کر افواج کے سالاروں تک یہودی جاسوسوں کا نیٹ ورک بچھایا اور مزید یہودی عورتوں کو عثمانی امراء اور جرنیلوں کے محلوں میں پہنچایا۔ اسی طرح شریف مکہ اور عبدالعزیز ابن سعود کے کردار کا کس کو نہیں پتا کہ کس نے 75 لاکھ پاؤنڈ لیے اور کس نے 5 ہزار پاؤنڈ ماہانہ کے عوض خلافت عثمانیہ کے خلاف غداری کی۔ وہ لالچ جس نے اس وقت امت مسلمہ کو نقصان پہنچایا وہی لالچ آج کے حکمرانوں سے بھی امت مسلمہ کے اجتماعی مفاد کے خلاف کام لے رہا ہے۔ اس وقت بھی یہودی سازشیں پس پردہ کارفرما تھیں، چاہے فری میسنری ہو، ایلومیناتی ہو، یا کوئی اور تنظیم ہو آج بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔

**خورشید انجم:** بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ خلافت عثمانیہ کا خاتمہ عیسائی دنیا نے کیا لیکن حقیقت میں اس کی وجہ یہودی تھے۔ 1799ء میں یہودیوں نے اپنے علماء کا ایک وفد یروشلم کے دورے پر بھیجا، واپس آکر انہوں نے رپورٹ دی کہ اس سرزمین پر یہودی قبضہ کے لیے بڑے پیمانے پر تیاری کی ضرورت ہے کیونکہ مقابلہ سخت ہے۔ اس کے بعد سے انہوں نے بھرپور منصوبہ بندی سے تیاری کی اور پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کو پیسہ دے کر بالفور ڈیکلیریشن پاس کروالیا۔ برطانیہ نے عربوں کو لالچ دی کہ ہم آپ کو ایک وسیع تر عرب ریاست بنا کر دیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ تم سلطنت عثمانیہ کے خلاف بغاوت کردو۔ پھر اس بغاوت کو ہوا دینے کے لیے آل سعود اور شریف مکہ کو رقوم دی گئیں۔ اس کے بعد عربوں نے حرم میں ترکوں کا قتل کیا، ان کی پوری پوری ٹرینیں جلادی گئیں، لارنس آف عریبیہ کا کردار کسی سے مخفی نہیں۔ پھر جب سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا تو عربوں سے وعدہ خلافی کرتے ہوئے انہیں چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا

اوران کے درمیان اسرائیلی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ پھر دوسری جنگ عظیم میں مزید یہودیوں کو لا کر فلسطین میں بسایا گیا۔ 1948ء میں اسرائیل کے قیام سے لے کر اب تک عالمی طاقتیں اس کی مکمل پشت پناہی کر رہی ہیں جبکہ دوسری طرف عالم اسلام تقسیم ہو کر عالمی طاقتوں کے آگے ہتھیار ڈال چکا ہے۔ جبکہ خلافت کے ہوتے ہوئے اسرائیل کبھی قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ حالانکہ اس وقت بھی یہودی تنظیم کا سربراہ عثمانی خلیفہ عبدالحمید دوئم کے پاس یہ درخواست لے کر آیا تھا کہ ہمیں فلسطین میں یہودی ریاست قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔ خلیفہ نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھائی اور کہا کوئی ریاست یا مملکت تو بڑی بات ہے، اگر تم فلسطین کی اتنی سی مٹی مانگو گے وہ بھی تمہیں نہیں دوں گا۔ وہاں سے جواب ملنے کے بعد یہودیوں نے سازشی منصوبہ تیار کیا اور بالآخر اسی یہودی رہنما کو اتاترک نے خلافت کے خاتمے کا لیٹر دیا۔

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** ڈیڑھ ہزار سال سے یہ نظریے کی ہی جنگ تھی۔ آج ہمارے لبرلز، ماڈرن لوگ کہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر کیوں لڑتے ہو، انہیں یہ کہنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ سلطان عبدالحمید کے پاس تھیوڈور ہرزل کیوں گیا تھا؟ یہ سب کے سب کس بنیاد پر لڑ رہے تھے؟ انہیں خلافت کے نام سے چڑ کیوں تھی؟ حتیٰ کہ وہ نام کا خلیفہ بھی نہیں چاہتے تھے۔ گیلی پولی کے محاذ پر وہ جعلی ہیرو (اتاترک) کو سامنے لائے جس کے ذریعے انہوں نے عوام کے دلوں میں جگہ بنائی اور اس کے ذریعے خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ کیونکہ یہ مذہب کی جنگ تھی اور تاقیامت مذہب کے نام پر ہی لڑی جائے گی۔

**سوال:** خلافت کے خاتمے کے لیے جو سازشیں کی گئیں اس میں اصل میں مفاد کس کا تھا؟

**رضاء الحق:** عالمی صہیونی تنظیم کا اجلاس 1898ء میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہودی پروٹوکول بھی طے ہو گئے۔ اس کے بعد پہلی جنگ عظیم ہوئی جس میں خلافت عثمانیہ کے ساتھ اصل دشمنی روس کی تھی کیونکہ جب سلطنت عثمانیہ قائم ہوئی تھی تو اس وقت قسطنطنیہ سے آرتھوڈاکس عیسائیوں کو نکال کر ماسکو جلاوطن کر دیا گیا۔ 1906ء میں برطانیہ نے روس کو یہ لالچ دیا کہ تم سلطنت عثمانیہ کے خلاف جنگ میں ہمارا ساتھ دو ہم تمہیں آیا صوفیہ اور باسفورس کا علاقہ دے دیں گے۔ روس نے جب سلطنت عثمانیہ کے خلاف جنگ چھیڑی تو عثمانی حکمران جرمنی کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئے اور اس طرح جنگ عظیم اول میں سلطنت عثمانیہ کو شکست ہوئی۔ اس سازش کے پیچھے راتھ چائلڈ فیملی اور تھیوڈور ہرزل کا ہی نام آتا ہے۔ 1917ء میں جب بالفور ڈیکلیریشن منظور ہوا تو منظوری کا لیٹر راتھ چائلڈ کے نام ہی لکھا جاتا ہے۔ اس فیملی کے انٹرویوز بھی ریکارڈ پر موجود ہیں اور اسرائیل کے پہلے دارالحکومت تل ابیب میں راتھ چائلڈ بلیو وارڈ بھی موجود ہے۔ راتھ چائلڈ کے نام سے سڑک بھی موجود ہے۔ یہی فیملی تھی جس نے فلسطینیوں کی زمینیں خرید کر یہودیوں کو دیں اور بعد ازاں دہشت گردی کے ذریعے فلسطینیوں کا قتل عام کیا اور فلسطینیوں کی کچھ زمینوں پر قبضے کیے۔ آخر 1948ء میں اسرائیل قائم ہو گیا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ سلطنت عثمانیہ کے خاتمے سے امریکہ، روس، برطانیہ کو بھی فائدہ ہوا، اسی طرح شریف مکہ اور

> **اسرائیل کے خلاف جنگ کل بھی نظریات کی بنیادی پر تھی، آج بھی اسی بنیاد پر ہے اور مستقبل میں بھی اُسی بنیاد پر ہوگی۔**

آل سعود نے بھی کچھ فوائد اٹھائے کہ ان کو حکمرانیاں مل گئیں لیکن اصل فائدہ یہودیوں کو ہوا اور آج بھی اس کا فائدہ وہی اٹھا رہے ہیں۔

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** آپ کو یاد ہوگا کہ سال ڈیڑھ سال پہلے ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی کہ ایک آدمی ایک فلسطینی خاتون کو اس کے گھر سے نکال رہا تھا۔ وہ خاتون کہہ رہی تھی کہ یہ مکان میرا ہے جبکہ وہ شخص کہہ رہا تھا کہ اگر میں نے نہ لیا تو کسی اور نے لے لینا ہے لہٰذا تم جاؤ یہاں سے۔ یعنی یہود کے نزدیک غیر یہودی گوئم ہیں، جنٹائل ہیں، ان کا حق کھانا، ان پر ظلم کرنا یہودیوں کے نزدیک کوئی گناہ نہیں ہے۔

**سوال:** بیسویں صدی کے آغاز میں جب خلافت کے خاتمے کے لیے پوری دنیا میں سازشیں ہو رہی تھیں تو اس وقت برصغیر پاک وہند میں خلافت کے حق میں ایک توانا تحریک اور توانا آواز ابھر رہی تھی۔ اس توانا آواز کی کیا تفصیلات تھیں؟

**خورشید انجم:** اس وقت جو آواز یہاں سے اُبھری اس کا عشر عشیر بھی پوری دنیا میں نہیں ملتا۔ سب سے اہم کردار تو مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کا تھا اور بڑا مشہور نعرہ تھا: بولی اماں محمد علی کی جان بیٹا خلافت پر دے دو۔ اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد کا نام بھی اسی تحریک کی بدولت اُبھر کر سامنے آیا۔ یہ تحریک اتنی مقبول ہوئی کہ گاندھی کو بھی اس میں شامل ہونا پڑا۔

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** برصغیر کے مسلمانوں اور ان کے قائدین نے جو قربانیاں دیں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج بھی ترک ہندوستان، پاکستان کے مسلمانوں کی عزت کرتے ہیں۔ میں جب ترکی گیا تو انہوں نے بتایا کہ جب خلافت ختم ہو رہی تھی تو ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کر کے اور مسلمان عورتوں نے اپنے زیورات اور گھر کے برتن بیچ کر خلافت عثمانیہ کا قرضہ اتارنے کے لیے پیسے ترک حکام کو بھیجے تھے۔ ترک قوم آج تک اس کو نہیں بھول سکی۔

**سوال:** خلافت کی وجہ سے مسلمانوں کی اجتماعیت قائم تھی، جب خلافت ختم ہوگئی تو اس کے بعد 57 مسلم ممالک دنیا کے نقشے پر اُبھرے لیکن مسلمانوں کی اجتماعیت قائم نہیں ہے۔ جس اُمت مسلمہ کا خواب آج ہم دیکھتے ہیں وہ کہیں نظر نہیں آ رہی۔ اگر کمزور ترین خلافت بھی اس وقت موجود ہوتی تو کیا اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ یہ سلوک کر رہا ہوتا جو آج کر رہا ہے؟

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** جب تمام مسلم ممالک کسی ایک یونٹ کے تابع ہوتے اور سارے صرف ایئر سپیس ہی بند کر دیتے، تجارتی راستے بند کر دیتے یا صرف تجارت ہی بند کر دیتے تو اسرائیل جنگ بند کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ لیکن دشمن یہی چاہتا تھا مسلمان کچھ نہ کر سکیں اس لیے اس نے ڈیڑھ ڈیڑھ انچ کی مسجد بنا کر اپنے وائسرائے وہاں بٹھا دیے۔ وہ طاغوتی طاقتوں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں اور ان کے ایجنڈے کو لے کر چلتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں جس جس جگہ بھی یہ مسلم حکمران موجود ہیں وہاں اسلام پر، مسلمانوں پر کیسی کیسی پابندیاں لگ رہی ہیں۔ آپ کھلم کھلا اسلام پر عمل نہیں کر سکتے۔

**خورشید انجم:** طاغوتی طاقتیں چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کو تقسیم کر کے ان کی طاقت ختم کر دی جائے۔ جب خلافت کمزور تھی تو تب بھی یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت نہیں مل سکی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ فرانس میں ایک تھیٹر میں شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی کوشش کی گئی۔ عثمانی خلیفہ نے فرانسیسی سفیر کو بلایا اور کہا کہ اس تھیٹر کو فوراً ختم کرو ورنہ ہم اپنی افواج کو جنگ کا حکم جاری کر دیں گے۔ فرانس نے فوراً تھیٹر ختم کر دیا۔ اسی طرح شیخ الہند جب قید میں تھے تو ایک انگریز افسر سے انہوں نے کہا کہ آپ خلاف کے پیچھے کیوں پڑے ہو، یہ تو ویسے بھی لولی لنگڑی خلافت ہے۔ انگریز افسر نے کہا مولانا! سادہ نہ بنیں، اس لولی لنگڑی خلافت

نے بھی اگر جہاد کا فتویٰ دے دیا تو پوری دنیا کے مسلمان اُٹھ کھڑے ہوں گے ۔ یعنی یہ ان کو پتا تھا اسی لیے انہوں نے امت کو تقسیم کیا۔

**سوال:** خلافت کے خاتمے کے ساتھ ہی دنیا بھر میں سرمایہ دارانہ نظام اور لبرل ڈیموکریسی نے جڑ پکڑ لی ۔کیا یہ دونوں نظام اسلام کی ضد نہیں ہیں؟

**رضاء الحق:** خلافت اسلام کی پوری عمارت ہوتی ہے جس کے اندر اسلام کا سیاسی نظام بھی ہوتا ہے، معاشی اور معاشرتی نظام بھی ہوتا ہے ۔ اس عمارت کو گرانے کے لیے باطل قوتوں نے باطل نظریات کی ترویج کی ۔مغربی جمہوریت کی داغ بیل تیرہویں صدی میں ڈالی گئی ۔ اس تحریک کے پیچھے اٹلی کے شہر فلورنس کی میڈیچی فیملی تھی ۔ انہوں انسانیت کے نام پر اس تحریک کو اٹھایا کہ انسانیت کی بات کرو، مذہب کے نام پر انسانیت کو تقسیم مت کرو وغیرہ وغیرہ ۔ آج کل بھی یہی نعرے ہمارے سیکولر اور لبرل طبقات میں سنائی دیتے ہیں ۔ بعد میں اسی فیملی نے بینک آف انگلینڈ سمیت تین سینٹرل بینکس بھی قائم کیے ۔اس خاندان سے چرچ کے تین پوپ بھی آئے ۔ پھر لبرل ازم کا فلسفہ سامنے آتا ہے اور اس کے مبلغوں میں جان لاک اور جان سٹیورٹ مل جیسے لوگوں کا نام آتا ہے۔ پھر سیکولرازم کا نظریہ سامنے آتا ہے، میٹریلزم کی بات آتی ہے ۔ان تمام میں تھوڑے اختلاف کے ساتھ اصل بات وہی ہوتی ہے کہ خدا، آخرت، روح کی بات نہ کی جائے، سارا فوکس ظاہر پر کیا جائے ۔یہی چیز لبرل ڈیموکریسی کی بنیاد دکھائی دیتی ہے ۔سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادوں میں بھی یہی نظریہ نظر آتا ہے ۔ ہوسکتا ہے ان میں انسانیت کے لیے کچھ فوائد بھی ہوں لیکن مجموعی طور پر یہ چیزیں انسانیت کے خلاف جارہی ہیں ۔مثال کے طور پر ہم جنس پرستی، ایل جی بی ٹی کیو وغیرہ جیسے قوانین بن رہے ہیں جو معاشرتی تباہی کا باعث ہیں، سود معاشی تباہی کا باعث ہے ۔لیکن طاغوتی قوتوں کا ایجنڈا رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ سے بھی واضح ہے کہ جیسا کہ مسلمانوں کو بھی چار مختلف گروہوں (بنیاد پرست، روایتی، ماڈرن، سیکولر) میں تقسیم کرتے ہیں ۔ان کے مطابق بنیاد پرست مسلمان تو دہشت گرد ہیں ان کو ختم کر دیا جائے اور روایتی مسلمانوں سے بھی نہ ملنے دیا جائے کیونکہ اگر یہ مل گئے تو ہمارے لیے بہت بڑا خطرہ بن جائیں گے ۔ پھر یہ کہ طاغوتی طاقتیں گمراہ کن نظریات پھیلانے کے لیے بھی سرمایہ کاری کرتی ہیں ۔جیسا کہ قادیانیوں کے حوالے سے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کے بعد ایک نام نہاد مذہبی سکالر اور ان کے داماد نے اسلام کے اصول ہی تبدیل کرنے کی کوشش کی کہ کفر کو کفر اور شرک کو شرک کہا جاسکتا لیکن کسی کو کافر یا مشرک نہیں کہا جاسکتا ۔ اسلام پر

> **گیلی پولی کے محاذ پر وہ جعلی ہیرو (اتاترک) کو سامنے لائے جس کے ذریعے انہوں نے عوام کے دلوں میں جگہ بنائی اور اس کے ذریعے خلافت کا خاتمہ کر دیا۔**

ایسے حملے طاغوتی قوتوں کی فنڈنگ سے ہوتے ہیں ۔ رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ کے مطابق ماڈرنسٹ کو زیادہ سے زیادہ پروموٹ کرو اور ان کو سیکولرز کے ساتھ ملاؤ جو کہ پہلے ہی لبرل سوچ کے اندر رنگے جاچکے ہیں اور ان کے لیے ایک عورت مارچ بھی کرواؤ وغیرہ۔

**سوال:** مسلم معاشروں میں ماڈرنائزیشن کے نام پر الحاد اور سوشل انجینئرنگ اپنے عروج پر ہے ۔ اتنے بڑے چیلنج سے نمٹنے کے لیے مسلمانوں کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** نمٹنے سے پہلے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ان کے مقاصد کیا ہیں ۔ان کا بیسک پرنسپل یہ ہے کہ انسانی عقل آسمانی وحی سے بالاتر ہے ۔ باطل کے ہر نظام کی بنیاد اسی سوچ پر ہے ۔مثال کے طور پر پارلیمنٹ میں فیصلے اللہ کے حکم کے مطابق نہیں بلکہ پارلیمنٹیریز کی رائے کے مطابق ہوں گے ۔ گویا باطل نظام میں اللہ بڑا نہیں بلکہ پارلیمنٹیرین بڑا ہے ۔اصل میں ماڈرنائزیشن کے نام پر یہ ہمارے دلوں سے روح محمد ﷺ ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے ایک نہیں مانتا، سیکولر لوگ پوچھتے ہیں کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فرق پڑتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں جہاد فرض ہے، فلسطینیوں کے لیے، مظلوم مسلمانوں کے لیے کھڑا ہونا فرض ہے ۔لیکن قادیانی جس کو نبی مانتے ہیں اس نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ۔کوئی اور جھوٹا اُٹھے گا وہ سود کو جائز قرار دے دے گا تو فرق تو پڑے گا ۔ فیشن انڈسٹری اس وقت کھربوں ڈالر کی انڈسٹری ہے، اسی طرح سپورٹس انڈسٹری ہے، میڈیا انڈسٹری ہے، ان تمام انڈسٹریز کو پروموٹ کر کے وہ مسلمانوں کے دلوں سے روح محمد ﷺ نکالنا چاہتے ہیں ۔مغرب سوشل انجینئرنگ اس لیے کر رہا ہے کہ ان کی کارپوریٹ کمپنیاں اور اسلحہ ساز فیکٹریاں اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہیں ۔ مغرب کی سوشل انجینئرنگ کے نتیجہ میں خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، آپس میں لڑائیاں ہو رہی ہیں، رشتوں کا تقدس ختم ہو گیا ۔آج بھی اگر ہم اسلام کا احیاء چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی بنیاد سے جڑنا ہوگا اور ان سب خرافات کو خیر آباد کہنا ہوگا۔

**سوال:** کہا جاتا تھا کہ 2024ء میں ترکی سے دوبارہ خلافت کا احیاء ہوگا اور اس ضمن میں ایک 100 سالہ معاہدہ کی بھی بات کی جاتی تھی کہ وہ 2024ء میں ختم ہو جائے گا ۔ کیا اب بھی اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں اور خلافت کے احیاء کا کوئی امکان ہے؟

**رضاء الحق:** خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد ترکی میں اتاترک کی سرکردگی میں سیکولر حکومت قائم ہوئی ۔ کافی عرصہ بعد نجم الدین اربکان کے دور میں اسلام کی طرف کسی حد تک پیش قدمی نظر آئی اور انہوں نے کچھ اقدامات اٹھائے لیکن جس طرح ترکی کو احیاء اسلام کی طرف آنا چاہیے تھا اس طرح وہ نہیں آسکا کیونکہ ترکی کا سیکولر طبقہ، سیکولر عدلیہ اور سیکولر فوج اس میں بڑی رکاوٹ ہیں ۔ پھر یہ کہ یورپی یونین میں شمولیت کی خواہش بھی اس میں رکاوٹ رہی ۔ ابھی بھی آپ دیکھیں کہ ایک طرف سویڈن میں قرآن پاک کی جو بے حرمتی ہوئی اس کے خلاف طیب اردگان نے آواز اٹھائی لیکن دوسری طرف سویڈن کو نیٹو میں شامل ہونے کے لیے اجازت بھی ترکی نے دی ۔ اسی طرح غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ کے خلاف بھی ترکی نے بیانات دیے لیکن دوسری طرف اسرائیلی جہازوں کو فیول بھی ترکی فراہم کر رہا ہے ۔لوزان ٹو معاہدہ جس کو 2023ء میں سو سال پورے ہوگئے، اس میں ایسی کوئی شق نہیں تھی کہ سو سال کے بعد یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا ۔البتہ ترکی کی جغرافیائی پوزیشن بہت اہم ہے ۔ہم دعا کرتے ہیں کہ مستقبل میں کوئی ایسا مسلم بلاک بن جائے جس میں ترکی بھی اپنا کردار ادا کرے۔

**سوال:** اس وقت جو مسلمان ریاستیں موجود ہیں یہ اگر آپس میں یورپی یونین طرز کا سیاسی، اقتصادی اتحاد کر لیں تو اس سے کیا ممکنہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں؟

**ڈاکٹر عارف صدیقی:** ان 57 مسلم ممالک میں سے چند ملک بہت اہم ہیں ۔ان میں ایک پاکستان ہے جس کے پاس پروفیشنل آرمی ہے، ایٹم بم ہے، مضبوط انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے ۔ دوسرا افغانستان ہے جس کے پاس گوریلا وار کا سب سے زیادہ تجربہ ہے، چار نسلوں سے مسلسل گوریلا وار لڑ رہے ہیں اور دنیا کی

تین سپر پاورز کو شکست دے چکے ہیں۔ تیسرا ملائشیا ہے جس کا اکانومک وزڈم بہت زبردست ہے۔ اس کی جو اکانومک گروتھ ہے وہ اس وقت امریکہ، جاپان اور سنگاپور کی بھی نہیں ہے۔ چوتھا ترکی ہے جس کے پاس لیڈرشپ کی وزڈم ہے۔ برے سے برے حالات میں بھی اگر کوئی مسلم بول رہا ہے تو وہ ترکی ہے۔ اس کے بعد معدنی وسائل عربوں کے پاس ہیں۔ اگر یہ پانچ مسلم ممالک متحد ہو جائیں تو دنیا کو لیڈ کر سکتے ہیں۔ پھر ہمیں آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اور نیٹو فورسز کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ ان ممالک کا اتحاد باقی مسلم ممالک کو بھی ان کے ساتھ جوڑ دے گا۔ 50 ممالک کے اتحاد کے بعد طاغوتی قوتیں، صہیونی وغیرہ سب ان کی اجازت کے مرہون منت ہوں گے۔

**سوال:** قیامت سے قبل نظام خلافت قائم ہوگا ان شاء اللہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے، اس کی کیا ہیت ہوگی اور تنظیم اسلامی نظام پاکستان میں اور پوری دنیا میں خلافت کے قیام کے حوالے سے کیا موقف رکھتی ہے؟

**خورشید انجم:** خلافت عمومی طور پر پوری نوع انسانی کی ہے جیسا کہ فرمایا:
﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ﴾ (البقرۃ:30) ”اور یاد کرو جب کہ کہا تھا تمہارے رب نے فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔“

خلافت کے قیام کے حوالے سے ہم نے 75 سال انتخابی راستہ بھی دیکھ لیا اور اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے میں بُری طرح ناکام رہے۔ اصل میں آج کے دور میں بھی خلافت کا قیام منہج انقلاب نبوی کے مطابق ہوگا۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1985ء سے یہ بات کہہ رہے تھے۔ 2010ء میں جب ان کی وفات ہوئی تو علمائے دیوبند کے ایک اجلاس میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ پاکستان میں اسلام کا نفاذ تحریک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے اعلامیہ میں بھی یہی بات آئی ہے۔ یعنی سب نے تسلیم کر لیا ہے کہ راستہ ایک ہی ہے اور وہ انقلابی تحریک کا راستہ ہے۔ اس کے لیے ایک مضبوط اجتماعیت کی ضرورت ہے جس کے ہر فرد نے اپنی ذات اور زندگی میں اسلام نافذ کر لیا ہو۔ یہ مل جل کر ایک تحریک کا راستہ اختیار کریں۔ کاش ہمارے دینی رہنماؤں کو یہ بات سمجھ میں آجائے اور وہ اس راستے پر گامزن ہو جائیں۔

❁ ❁ ❁

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔


داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل
بیانُ القرآن
ترجمہ و مختصر تفسیر
کی شہرۂ آفاق پزیرائی اور مقبولیت کے بعد اب پیش ہے:
مختصر
بیانُ القرآن
ترجمہ مع منتخب حواشی
❁ امپورٹڈ میٹ پیپر ❁ مضبوط مراکو جلد ❁ 1248 صفحات
~~4500/-~~ روپے کے بجائے
صرف 2500/- روپے میں
رمضان المبارک کا خصوصی تحفہ
فری ہوم ڈیلیوری کے ساتھ
مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)
maktaba@tanzeem.org 0301-1115348

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے واقفیت کے لیے
بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:
① عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک
قیمت: 100/- روپے
حدیث قدسی فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ کی روشنی میں
② عظمتِ صوم
قیمت: 30/- روپے

# زرہ مری صبر، عزم خنجر

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

نیا شمسی سال 2024ء زلزلہ خیز حالات سے گزرتا اب ماہِ مبارک رمضان میں داخل ہو گیا۔ رمضان ہمیشہ سے ماہِ قرآن ہے۔ 'رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں (واضح تعلیمات) ہیں جو حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔' (البقرہ:185)

اس مرتبہ غزہ قرآن کے تیار کردہ زندہ کردار دنیا کی اسکرینوں پر دکھا رہا ہے۔ قرآن کس طرح بے مثل عزم وثبات، صبر و یقین، عظیم قربانیاں دینے والے کرداروں میں ڈھل جاتا ہے۔ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن! قرآن کس طرح (دعا کے مطابق) دلوں (اور غمزدہ چہروں سراپوں) پر بہار بن کر اترتا ہے۔ سینے کو منور کر دیتا ہے۔ سارے غموں دکھوں فکروں کا مداوا بن جاتا ہے۔ یہودی کردار کی پوری قرآنی تاریخ سامنے آ گئی۔ کریم رب ایک پوری قوم پر برسہا برس، صدیوں تلک نعمتیں برساتا چلا گیا۔ انبیاء کے تسلسل کی نعمت، بدترین دشمن کی غلامی سے نجات اور بچشم سر اسکی غرقابی سے ٹھنڈک پانے کی نعمت، من وسلویٰ کی بلامشقت ضیوف الرحمن بنے الٰہی میزبانی صحرا میں بادلوں کے سائے تلے...... غرض یہ لامتناہی فہرست...... تاریخِ یہود کی ہے۔ ساتھ ہی اس سے طویل تر فہرست قتلِ انبیاء کے گھناؤنے جرائم سے لے کر اب تابوت کی آخری کیلوں میں سے ایک غزہ ہے۔ (جس کے بعد دجال اور پھر زمین کا پاک ہو جانا باقی ہے۔)

5 مہینوں میں ہر وہ تکلیف جو یہود نے قوم فرعون کے ہاتھوں بدترین غلامی میں اٹھائی، سے لے کر ہولوکاسٹ تک، اب غزہ پر برسائی گئی ہے۔ دنیا نے سورۃ الفاتحہ فلسطینیوں سے پڑھ لی۔ گمراہی دنیا سے چھٹنے لگی۔ وہی مغرب جہاں توہینِ رسالت، توہینِ قرآن نے مسلمانوں کے دل چیر ڈالے آج قرآن کی دعوت سے سیراب بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ لندن میں نمایاں مقامات پر لگے بڑے بڑے پوسٹر قرآنی مختصر آیات سے دعوتِ فکر دے رہے ہیں باضمیر، غزہ پر بے قرار غیر مسلموں کو۔ یہ صرف غزہ کے خون کی برکت ہے۔ کل تک اس کا تصور بھی ناممکن تھا! صہیونی یہودیوں کے خلاف چیخ و پکار آسمان تک سنائی دینے لگی۔ سب جان گئے کہ انہیں مغضوب کیوں قرار دیا گیا۔ دنیا غزہ کی تائید میں یک زبان یک جا ہو گئی۔ خود یہودیوں میں سے سلیم الفطرت لوگ اسرائیلی مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

نبی ﷺ اور صحابہؓ نے کم و بیش سبھی رمضان، حالت جہاد، جہاد کی تیاری یا جہاد سے واپسی کے سفر میں گزارے ہیں۔ ارضِ فلسطین، اقصیٰ کے محافظین آج اسی سنت کو تازہ کر رہے ہیں۔ قرآن کی آیات سیرت نبوی ﷺ سیرتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو زندہ کرنے والے غزہ، مغربی کنارے اور اقصیٰ کے گرد و پیش قدس پر جانیں لٹا رہے ہیں۔ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ایک مغربی مسلمان نوجوان نے صہیونیوں کو مخاطب کر کے کہا: 'تم سب ظالم خوفزدہ، کمزور اور بزدل ہو۔ جبکہ فلسطینیوں کا عزم بے پناہ مضبوط ہے۔ ان کے لیے زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں۔ تم انہیں شکست کیونکر دے سکتے ہو جن کے نزدیک موت ایک نئی زندگی کا آغاز ہے!' یہ خودحیاتِ نو پا رہے ہیں، اسلام کو نئی زندگی (نشاۃ ثانیہ) مل رہی ہے جو نئے قالبوں کی تلاش میں ہیں۔ جو مسلمان تقلیدِ کفر سے اپنی خودی ناکارہ کر چکے، وہ بوسیدہ، ناکارہ، فرسودہ نظام جسے دنیا رد کر رہی ہے، اسی کا طواف کر رہے ہیں۔

بائیڈن، ٹرمپ، ہنتن یاہو جیسے بھیڑیوں درندوں کو شرما دینے والے مظالم، بہیمیت کے پشت پناہ اور مرتکبین کے پیرو ہیں۔ قبلۂ اول، انبیاء کی سرزمین کا تقدس، خوبصورت ننھے بچوں کی مسلی کچلی لاشیں، رہائشی عمارات کے ملبوں تلے دبے ان کے مسلمان بہن بھائی بچوں کے لیے دنیائے کفر اپنے شب و روز ایک کیے دے رہے رہی ہے۔ لندن کا مظاہرہ اتنا بے پناہ بڑا اور جذبات الاؤ بھڑکا دینے والا تھا کہ یہودیوں کے پیروں تلے سے زمین کھسکنے لگی۔ کہنے لگے: لندن تو اب یہود کے لیے 'نوگو ایریا' (ممنوعہ علاقہ) بنتا جا رہا ہے۔ برطانوی سیاہ فام عیسائی نے ایک فلسطینی کو انٹرویو دیتے کہا کہ میں انسان ہوں! یہ کیسے ممکن ہے کہ میں یہ قتلِ عام چپکا بیٹھا دیکھتا ہوں؟ یہ یرغمالیوں کی بات کرتے ہیں۔ (غزہ کی کھلی جیل میں) 20 لاکھ یرغمالیوں کا کیا بنا؟ کیا عجب ہے کہ دنیا سے یہ سوال کرنے والا برطانوی اور عیسائی ہے! مگر غیور اور زندہ ہے!

رمضان پوری امت کے لیے بھاری فردِ جرم لیے کھڑا ہے۔ مسلمان منہ موڑے رمضان کے لیے خرید وفروخت میں مصروف ہیں۔ جبکہ غزہ میں فاقہ کشی، بیماری، بمباریوں کے ڈیرے ہیں۔ آخر شعبان میں مصری بارڈر سے قریب ترین 12 منزلہ بلڈنگ آدھ گھنٹے کے نوٹس پر بمباری کا نشانہ بنائی گئی۔ زخموں پر نمک چھڑکنے کو اسرائیلی جہازوں سے پرچیاں پھینکی گئیں قابض فوج کی طرف سے رمضان کی مبارک باد دیتے۔ 'کھانے کھاؤ، حسنِ کلام ملحوظ رکھو۔ تمہیں دعا دیتے ہیں مقبول روزے، گناہوں کی مغفرت اور مزیدار افطار کی باذن اللہ۔ دستخط شدہ: 'صہیونی فوج کی جانب سے، حقیقی فاتح'! اور ہم تماشائی ہیں! کتنی ہی اذیت ناک تصاویر، شہریوں کے لیے میدان جنگ بنے غزہ میں اقصیٰ کے لیے بھوک برداشت کرتے گھونٹ گھونٹ آنسو پیتے شہید بچوں، لڑکیوں کی۔ بھوک پیاس سے خشک ہونٹ، کھلے منہ، چہرہ سوکھ کر کانٹا سا، آنکھیں ادھ کھلی ظلم کی دہائی دیتی دیکھیں۔ رمضان سے پہلے ہی روزے کاٹتے ان پیاروں کے لیے بے ساختہ روزہ کھلنے کی دعا لبوں پر آ گئی۔ 'چلی گئی پیاس، تر ہو گئی رگیں اور ثابت ہو گیا اجر!' باذن اللہ رحمت کا فرشتہ شرابِ طہور کے ساتھ یہ روزے کھلوائے گا شہادت پر! پیاس کی سیرابی دائمی ابدی راحتوں کی نوید لائی ہو گی۔ رگ رگ میں اتری بھوک، دکھ تکلیف کبھی نہ ختم ہونے والے اجر لیے سب غم بھلا دے گی! یہ حالت خصوصیت سے شمالی غزہ پر اسرائیل نے مسلط کی۔ رہا مسئلہ ہسپتالوں سے اٹھائے ڈاکٹروں، طبی عملے اور دیگر بے حساب نوجوانوں کا جو قید میں خوفناک ترین آزمائشوں سے دوچار بتائے جا رہے ہیں، ہم اللہ ہی سے اپنے غم واندوہ کی فریاد کرتے ہیں۔ تاہم جہاں ہمارے آنسو بے بسی اور شرمساری کے عکاس ہیں وہاں سانس لینے کو چند ساعتیں بھی فلسطینیوں کو میسر آتی ہیں، تو وہ ہمارے آنسو پونچھنے آن پہنچتے ہیں!

یہ رخ ہے جہاں آمدِ رمضان کا فلسطینی اپنے انداز سے استقبال کر رہے ہیں۔ (ہر خطے کی اپنی روایات ہیں!) اصل فکر انہیں اجڑے، بچھڑے بچوں کو خوش، مضبوط اور ثابت قدم رکھنے کی ہے۔ چھوٹی چھوٹی ہاتھ کی بنی رنگ برنگی لالٹینیں، جھنڈیاں، ننھی روشنیاں جگمگا کر رمضان پر

اظہارِ مسرت کیا جارہا ہے۔

خاتون پُرجوش پُرعزم لہجے میں کہتی ہے: اس سال ماہِ مبارک اگرچہ بہت مختلف ہے مگر ہم صبر اور ثبات سے ہمیشہ کی طرح رمضان کا استقبال کریں گے۔ دعاؤں سے، شکرگزاری، ننھی منی سجاوٹوں، تکبیر، تہلیل، روزے اور راتوں کے قیام سے! ہم صرف قبولیت کے لیے دعا گو ہیں۔ یہ آنے والے سالوں کے لیے صحت، عافیت، برکات کے ساتھ آئے۔ ان شاء اللہ، باذن اللہ اگلے سال غزہ میں رمضان بہتر صورت حال میں آئے گا۔ تباہی، محاصرہ، یہ سب بدل جائے گا! یہ ہے غزہ کی مومنہ، اقصیٰ کے لیے محافظ جننے والی بہادر نمونۂ عمل عورت جسے مغربی عورت بھی اب رشک اور احترام سے دیکھ رہی ہے! ملبے کا ڈھیر بنی محرابوں میناروں والی مسجد کے پہلو میں ادا کی جاتی پہلی تراویح...... پوری امت کے بے ذوق سجدوں پر دلیل ہے! پورے فلسطینی پر بمباریاں، گرفتاریاں بدستور ہیں۔ روزے دار اپنے خون سے نہا کر باب الریان کو جا رہے ہیں! یہاں؟ 8 مارچ مناتی حقوقِ نسواں زدہ خواتین کی 48 منٹ کی ویڈیو دیکھنے کی فرصت تو ناممکن تھی۔ تاہم جہاں سے بھی جھانکا عورتیں گاتی بجاتی ناچتی تھرکتی نظر آئیں۔ بعض جگہ تو لڑکے، خواجہ سرا، یا ظالم مرد بھی اظہارِ یکجہتی کو 'چھین کے لیں گے آزادی' مارچ میں ہمراہ تھے۔ اذیت ناک تو 'انا دمی فلسطینی' (میرا خون فلسطینی ہے) کے نشید پر تھرکتی یہ کم لباس بے حجاب لڑکیاں تھیں۔ غزہ میں بہتے پاکیزہ خون، شہادتوں کا مذاق اڑاتی یہ کلپ اپنے اندر اسرائیلی لڑکیوں کی ظالمانہ حسِ مزاح کا عکاس تھی۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ ایٹمی قوت، میزائل بردار! تاہم یہ اینٹی میزائل فورس (خواتین مارچنیاں) پورے تشخص پر پانی پھیرنے کو کافی ہیں! شناخت گم کردگان!

کیمبرج یونیورسٹی میں اسرائیل کا زقوم بونے والے بالفور کا بہت بڑا قیمتی پورٹریٹ برطانوی مظاہرین نے لال پینٹ (فلسطینی خون کی عکاسی) سپرے کر کے تباہ کر دیا! بلا رقص وسرود! یہ ہے: انا دمی فلسطینی! اظہارِ رائے کی آزادی!

تاحال رفح کے سر پر رمضان میں اسرائیل کے زمینی آپریشن کا شدید خطرہ موجود ہے۔ جہاں 15 لاکھ لوگ 24 مربع میل رقبے میں ٹھنسے ہوئے ہیں۔ ادھر قدس میں ہر سال رمضان میں فلسطینی اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کی بے تابی کے جرم میں شدید تشدد، گرفتاریوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ 2021ء کی 11 روزہ جنگ اسی کشمکش کا شاخسانہ تھی۔ باوجودیکہ 2015ء معاہدے کی رو سے مسجد اقصیٰ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ مگر عہد شکنی میں طاق اسرائیل ہر رمضان میں فلسطینیوں پر اقصیٰ میں ٹوٹ پڑتا ہے تشدد کرنے! اس سال بدتر کی توقع ہوسکتی ہے۔ اللہ ان کے شرور سے ارضِ فلسطین کو نجات دے۔ (آمین)

زرہ مری صبر، عزم خنجر
خیال مرکب! نگاہ نیزہ
میرے لیے تشنگی ہے چھاگل
مرے لیے فاقہ، میرا توشہ

## گوشۂ انسدادِ سود

## وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

**(گزشتہ سے پیوستہ)**

☆ ایک آدمی عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک آدمی کو قرض دیتا ہوں اور شرط لگاتا ہوں کہ مجھے اس سے زیادہ دو گے جو میں نے دیا ہے' تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: ''یہی تو ربا ہے۔''

☆ زید بن اسلمؒ تابعی فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں ربا کی شکل یہ ہوتی تھی کہ جب ادائیگی کی میعاد آجاتی تو دائن اپنے مدیوں کو کہتا کہ حق دیتے ہو یا سود دیتے ہو؟ اگر وہ اسے قرض واپس دیتا تو لے لیا جاتا اور اگر ادا نہ کرسکتا تو قرض کی میعاد میں اضافہ کرلیا جاتا (اور اس کے بدلے میں مدت بڑھا دی جاتی) اور سود بھی بڑھا دیا جاتا۔ (موطا امام مالکؒ)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

**آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 692 دن گزر چکے!**

## دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان کینٹ کے مقامی امیر عمر کلیم خان کی والدہ بیمار ہیں۔

برائے عیادت: 0301-7537007

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

## دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ کے مبتدی رفیق حافظ طاہر نعیم وفات پاگئے۔

☆ حلقہ سکھر، شمالی صادق آباد کے رفیق محترم ممتاز علی چوہان کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0311-6324127

☆ حلقہ بہاول نگر، ہارون آباد شرقی کے رفیق محترم رانا حسیب احمد کے والد وفات پاگئے۔

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، نیوملتان کے نقیب محمد عظیم الامیر کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0321-6315028

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاؤن کے رفیق جناب محمد انیس الدین کے والد وفات پاگئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق جناب غلام عباس کی صاحبزادی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0342-2554481

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

# رمضان اور اس کے تقاضے

سرفراز عالم

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اللہ کے نیک و صالح بندے بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ عزم صادق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس ماہ مبارک کی عظمتوں اور سعادتوں سے ایک مرتبہ پھر نوازا ہے، تو ہم کیوں نہ اس مہینہ کو غنیمت سمجھیں، اس کی برکتوں اور رحمتوں سے کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔ اسی طرح وہ اپنے اوقات کو اللہ کی عبادت و بندگی کرنے میں اعمال صالحہ بجالانے میں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹنے میں مصروف رہتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، اور وہ جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔ ﴿ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾ اس آیت کریمہ کا مصداق ہوجاتا ہے، رمضان المبارک میں اللہ کے نیک بندے اپنے اوقات کو کبھی بھی کوتاہی و لاپرواہی اور غفلت میں نہیں گزارتے بلکہ وہ ہمہ تن گوش ہوکر رمضان المبارک کے اعمال کی انجام دہی میں دن رات لگے رہتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت، نماز تراویح کا اہتمام اور قیام اللیل کا اہتمام بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ فضول کاموں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ رمضان کی راتوں میں اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو لوگ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور کروٹ کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر و اذکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے یہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے بے کار نہیں پیدا کیا تو پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ (آل عمران:191)

## رمضان کے چند تقاضے اور آداب

### 1: تلاوت قرآن:

اس مہینہ میں ایک ایک حرف پڑھنے کے ثواب میں 700 گنا تک اضافہ ہوتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ کے رسول ﷺ بکثرت تلاوت قرآن کا اہتمام کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں آپؐ حضرت جبریل علیہ السلام کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ”نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خیر کے کام کرتے تھے اور آپ سب سے زیادہ خیر کے کام رمضان المبارک میں کرتے جبکہ جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے اور حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان المبارک کی ہر رات کو ملتے اور دوران ملاقات نبی کریم ﷺ انہیں قرآن مجید سناتے۔“ (صحیح البخاری)

### 2: قیام اللیل و احتساب نفس:

اللہ کے رسول ﷺ راتوں کو لمبے قیام کرتے اور لوگوں کو بھی قیام کرنے کا حکم فرماتے: ((من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم)) ”جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے ایمان و یقین کے ساتھ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔“

### 3: دعا و ذکر اور استغفار:

اللہ کے رسول ﷺ رمضان میں ذکر و دعا اور استغفار میں لگ جاتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی چیز کا انہیں حکم صادر فرمایا ہے: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران)

”اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور بہشت کی طرف جس کا عرض (وسعت) آسمان اور زمین ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

حدیث کے اندر ذکر آتا ہے نبی کریم ﷺ آمد رمضان پر خوب دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ روزے دار کی دعا اس مہینہ میں سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”تین دعائیں رد نہیں کی جاتی اپنی اولاد کے لیے والد کی دعا روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔ (صحیح الجامع الصغیر للالبانی)

### 4: تقویٰ اختیار کرنا:

رمضان المبارک میں لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ سے زیادہ خوف کھائے، اس ماہ میں زیادہ تر برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ اور اصحاب رسول رمضان میں تقویٰ و طہارت اختیار کرتے تھے، اور یہ صرف رمضان المبارک کے عظیم مہینہ ہی میں ایسا نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ ایسا کرتے لیکن جب رمضان کی آمد ہوتی تو عمل میں زیادہ منہمک ہوجاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ)

”تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔“

اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔

”شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

رمضان المبارک گویا ہر طرح پیام مسرت و اقبال مندی کا مہینہ ہے۔ یہ ماہ مبارک لوگوں میں دینی ذوق و شوق کو بڑھاوا دیتا ہے۔ اس مہینہ کے آتے ہی رحمتوں و برکتوں کا سایہ فگن ہوتا ہے۔

لہٰذا ہمیں اس مہینہ میں دن رات زیادہ سے زیادہ عبادت اور نیک کام کرنے چاہیے اور عبادات کے تمام اقسام میں اپنے مالک حقیقی کو تلاشنا چاہیے۔ اس کی برکات و فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور احتساب نفس پر زور دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر کشمیری فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، تعلیم ایم فل، قد "3.'5، کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، برسرروزگار نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0336-0033133

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

Israel has been continuously evolving in light of the "Protocols of the elders of Zion" formulated by the Zionists at the twilight of the nineteenth century. It was according to the same Zionist agenda that the state of Israel was gorged as a dagger in the heartland of the Middle East in 1948 and our Arab brethren, back then, vehemently condemned that abhorrent development. With the passage of time, Israel illegally occupied many a land belonging to the Arab world. In the recent past, Israel tried to deceive and betray the Arabs and other Muslim countries under the false pretext of 'normalization of ties', despite the fact that the Zionist state has engraved on its forehead, both proverbially and literally, its true nefarious designs in the words, "Israel, your boundaries extend from the Nile to the Euphrates", which the Zionists also tag as the 'Biblical Boundaries of Israel.' Israel plans to occupy many other parts of the Arab world in the future. It is, thus, imperative for the Muslim Ummah to remember that Israel is bent on destroying the peace of the whole world, and its next target will be other Muslim countries. Hence, Muslim nations must now decide whether they will continue to endure humiliation or respond with determination to the Israeli brutality and thuggery.

While, South Africa has filed a case of genocide against Israel in the International Court of Justice (ICJ), and many other countries have given testimony against the illegal Israeli occupation of Palestine in a separate case in the ICJ, the truth is that neither will the World Court have the courage to declare the Israeli atrocities as genocide in unambiguous terms, nor will Israel ever accept any of the non-binding verdicts given by the ICJ. As for the United Nations Security Council, resolutions calling for a ceasefire in Gaza have been vetoed multiple times by the United States. The pro-Israel position taken by the United Kingdom and France, too, is no secret.

The truth is that the Western regimes, politicians and media will keep portraying Israel as a victim, despite the fact that the Zionist state has been a violent aggressor for the past 75 years. We must not forget that it is the collective responsibility of Muslims worldwide to defend the Palestinians, the Holy Land of Palestine and the eternal Islamic *wafq* of Masjid Al-Aqsa. Moreover, it is an open secret that as part of its Greater Israel project, Israel has set its malicious eyes on the Holy city of Madinah, too. Had the Muslims been united as 'one-nation' today, the enemies of Islam would never have dared to harm any Muslim anywhere in the world. However, that must no become an excuse for inaction. The Muslim Ummah can commence to deter Israel and its allies by closing air, land and sea for providing munitions and fuel to Israel. The Muslim countries can isolate Israel by terminating all diplomatic relations with it. The Muslim countries can exsiccate all sap from the economies of Israel and its allies by instituting a complete and permanent state-sponsored boycott of products and services made by Israel and its partners in crime. All Muslim countries must unite on this minimum policy agenda.

It is imperative for all Muslim countries to mobilize for not only complete moral, diplomatic and financial support of Muslims in Palestine, but also enter the fray for military assistance of our Palestinian brothers and sisters, who are being decimated by Israeli bombs in Gaza. We must remember that inaction on our part will only embolden the Israelis to expand on their nefarious plans which will also be detrimental to each and every one of our geographical and territorial borders, and the sovereignty of Muslim countries. Even more significant is the fact that if we Muslims do not help our oppressed Palestinian brothers and sisters, and do not take practical measures to stop the Israeli cruelty then we will be held accountable for such transgressions on the Day of Judgment.

*May Allah (Exalted be He) be the guide, aide and guardian of all Muslims.*

*May Allah (Exalted be He) guide the leaderships of Muslim countries on the right path. Ameen!*

# The call of Masjid Al-Aqsa and our Responsibility

## It is no secret that Israel is bent on erasing the existence of the Gaza Strip from the map.

**By: Raza ul Haq**

Although every Muslim country makes its own decisions at the state level ever since the 'Ummah' was split into nation states, yet there are certain issues that transcend the boundaries of time and space, and will always remain common among the Muslim Ummah. The issue of Palestine is, undoubtedly, one such matter.

Allah *(Exalted be He)* Almighty says in the Holy Qur'an:

"Hold fast, all of you, to the cord of Allah, and be not divided." **(3:103)**

***and***

What has happened to you that you do not fight in the way of Allah, and for the oppressed among men, women and children who say, "Our Lord, take us out from this town whose people are cruel, and make for us a supporter from Your own, and make for us a helper from Your own." **(4:75)**

The messenger of Allah *(peace be upon him)* had likened the Muslim Ummah to one body, in which if one part is in pain, the whole body feels it. The messenger of Allah *(peace be upon him)* had also likened the faithful believers to such a building, one part of which acts as a support for the other parts.

The brutal bombing of Gaza by Israel has been ongoing for more than five months, resulting in the martyrdom of more than 31,000 Muslims, mostly children and women, according to the figures reported in the media. Over 90,000 people are severely injured and almost double that number are still under the rubble of the demolished buildings. Israel is continuously bombing schools, hospitals, and refugee camps. According to media reports, 70% of homes in Gaza have been destroyed, suggesting that the actual number of casualties may be many times more that the reported figures. Even the most conservative estimates affirm that almost 80% of the population of Gaza is forced to live under the open sky in severe weather. Access to electricity, gas, oil, food, water, and life-saving medicines for more than two million people has been cut off. The Israeli government is allowing only a handful of trucks carrying supplies to enter Gaza every day. The Israeli bombs and bullets murder even the crowds of poor Gazans that surround those aid trucks, en masse, adding to the shameful war crimes and crimes against humanity of the Zionist state. According to the UN, currently, almost 1 million people in Gaza are suffering from illness and acute poverty. Children are dying from malnutrition. During the past five months, the residents of Gaza have been forcibly pushed towards the south, and there are now 1.3 million Palestinians present in the Rafah area near the Egyptian border, who are being murdered in droves every day by Israeli bombing. It is no secret that Israel is bent on erasing the existence of the Gaza Strip from the map. High-ranking officials in Israel are openly declaring that they will destroy not only Gaza but also the West Bank and East Jerusalem. The reality is that Israel, with the complete and unconditional support of the United States and many countries of western Europe, is committing genocide of the Palestinian Muslims. This is the first genocide in human history that is being shown live on mainstream and social media.

The reality is that Israeli brutality is actively escalating and the illegitimate Zionist state is now taking practical steps towards the creation of the Greater Israel. There are no two opinions regarding the undeniable fact that the state of

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

# کُلّیۃ القُرآن (قرآن کالج) لاہور

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں
اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔‘‘ (حدیث نبوی ﷺ)

## درس نظامی (درجہ اولیٰ تا دورہ حدیث) مع میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے

# داخلے شروع

**اہلیت:** مڈل پاس طلبہ

**خصوصیات**

- ذہین طلبہ کے لیے وظائف
- انتہائی کم فیس
- ہاسٹل کی محدود سہولت موجود
- دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار
- تجربہ کار اور محنتی اساتذہ
- حفاظ کے لیے فری ایجوکیشن پیکج

پہلے آیئے
پہلے پایئے

ایڈمیشن آفس

191۔ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

**برائے معلومات**

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد 0302-4471171

**المعلن**

حافظ عاطف وحید، مہتمم
ریاض اسماعیل، پرنسپل

Vol: 33 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.12

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore